اُتْلُ مَآ اُوْحِیَ اِلَیْكَ مِنَ الْكِتٰبِ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ ؕ اِنَّ الصَّلٰوةَ

اے محبوب پڑھو جو کتاب تمہاری طرف وحی کی گئی ف۱۰۹ اور نماز قائم فرماؤ بیشک نماز منع کرتی

تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ؕ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ مَا

ہے بے حیائی اور بُری بات سے ف۱۱۰ اور بے شک اللہ کا ذکر سب سے بڑا ف۱۱۱ اور اللہ جانتا ہے

تَصْنَعُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَلَا تُجَادِلُوْۤا اَهْلَ الْكِتٰبِ اِلَّا بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ ۖۗ

جو تم کرتے ہو اور اے مسلمانوں کتابیوں سے نہ جھگڑو مگر بہتر طریقہ پر ف۱۱۲

اِلَّا الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ وَقُوْلُوْۤا اٰمَنَّا بِالَّذِیْۤ اُنْزِلَ اِلَیْنَا وَ

مگر وہ جنہوں نے ان میں سے ظلم کیا ف۱۱۳ اور کہو ف۱۱۴ ہم ایمان لائے اس پر جو ہماری طرف

اُنْزِلَ اِلَیْكُمْ وَاِلٰهُنَا وَاِلٰهُكُمْ وَاحِدٌ وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَ

اترا اور جو تمہاری طرف اترا اور ہمارا تمہارا ایک معبود ہے اور ہم اس کے حضور گردن رکھے ہیں ف۱۱۵ اور

كَذٰلِكَ اَنْزَلْنَاۤ اِلَیْكَ الْكِتٰبَ ؕ فَالَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ یُؤْمِنُوْنَ

اے محبوب یونہی تمہاری طرف کتاب اتاری ف۱۱۶ تو وہ جنہیں ہم نے کتاب عطا فرمائی ف۱۱۷ اس پر ایمان

بِهٖ ۚ وَمِنْ هٰۤؤُلَآءِ مَنْ یُّؤْمِنُ بِهٖ ؕ وَمَا یَجْحَدُ بِاٰیٰتِنَاۤ اِلَّا الْكٰفِرُوْنَ ﴿۴۷﴾

لاتے ہیں اور کچھ ان میں سے ہیں ف۱۱۸ جو اس پر ایمان لاتے ہیں اور ہماری آیتوں سے منکر نہیں ہوتے مگر کافر ف۱۱۹

وَمَا كُنْتَ تَتْلُوْا مِنْ قَبْلِهٖ مِنْ كِتٰبٍ وَّلَا تَخُطُّهٗ بِیَمِیْنِكَ اِذًا

اور اس ف۱۲۰ سے پہلے تم کوئی کتاب نہ پڑھتے تھے اور نہ اپنے ہاتھ سے کچھ لکھتے تھے یوں ہوتا تو ف۱۲۱

لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۴۸﴾ بَلْ هُوَ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ فِیْ صُدُوْرِ الَّذِیْنَ

تو باطل والے ضرور شک لاتے ف۱۲۲ بلکہ وہ روشن آیتیں ہیں ان کے سینوں میں جن کو علم دیا

اُوْتُوا الْعِلْمَ ؕ وَمَا یَجْحَدُ بِاٰیٰتِنَاۤ اِلَّا الظّٰلِمُوْنَ ﴿۴۹﴾ وَقَالُوْا لَوْلَاۤ اُنْزِلَ

گیا ف۱۲۳ اور ہماری آیتوں کا انکار نہیں کرتے مگر ظالم ف۱۲۴ اور بولے ف۱۲۵ کیوں نہ

عَلَیْهِ اٰیٰتٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قُلْ اِنَّمَا الْاٰیٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاِنَّمَاۤ اَنَا نَذِیْرٌ

اتریں کچھ نشانیاں ان پر ان کے رب کی طرف سے ف۱۲۶ تم فرماؤ نشانیاں تو اللہ ہی کے پاس ہیں ف۱۲۷ اور میں تو یہی صاف

ف۱۰۹ یعنی قرآن شریف کہ اس کی تلاوت عبادت بھی ہے اور اس میں لوگوں کے لیے پند و نصیحت بھی اور احکام و آداب و مکارمِ اخلاق کی تعلیم بھی ف۱۱۰ یعنی ممنوعات شرعیہ سے لہٰذا جو شخص نماز کا پابند ہوتا ہے اور اس کو اچھی طرح ادا کرتا ہے، نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ایک نے ایک دن وہ ان برائیوں کو ترک کر دیتا ہے جن میں مبتلا تھا، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک انصاری جوان سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھا کرتا تھا اور بہت سے کبیرہ گناہوں کا ارتکاب کرتا تھا حضورؐ سے اس کی شکایت کی گئی فرمایا اس کی نماز کسی روز اس کو ان باتوں سے روک دے گی چنانچہ بہت ہی قریب زمانہ میں اس نے توبہ کی اور اس کا حال بہتر ہو گیا حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جس کی نماز اس کو بے حیائی اور ممنوعات سے نہ روکے وہ نماز ہی نہیں۔

ف۱۱۱ کہ وہ افضل طاعات ہے، ترمذی کی حدیث میں ہے سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں نہ بتاؤں وہ عمل جو تمہارے اعمال میں بہتر اور رب کے نزدیک پاکیزہ تر نہایت بلند رتبہ اور تمہارے لیے سونے چاندی دینے سے بہتر اور جہاد میں لڑنے اور مارے جانے سے بہتر ہے صحابہ نے عرض کیا بیشک یا رسول اللہ فرمایا وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے ترمذی ہی کی دوسری حدیث میں ہے کہ صحابہ نے حضور سے دریافت کیا تھا کہ روزِ قیامت اللہ تعالیٰ کے نزدیک کن بندوں کا درجہ افضل ہے فرمایا بکثرت ذکر کرنے والوں کا صحابہ نے عرض کیا اور خدا کی راہ میں جہاد کرنے والا فرمایا اگر وہ اپنی تلوار سے کفار و مشرکین کو یہاں تک مارے کہ تلوار ٹوٹ جائے اور وہ خون میں رنگ جائے جب بھی ذاکرین ہی کا درجہ اس سے بلند ہے، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اس آیت کی ایک تفسیر یہ فرمائی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں کو یاد کرنا بہت بڑا ہے اور ایک قول اس کی تفسیر میں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر بڑا ہے بے حیائی اور بُری باتوں سے روکنے اور منع کرنے میں۔

ف۱۱۲ اللہ کی تعالیٰ کی طرف اس کی آیات سے دعوت دیکر اور حجتوں پر آگاہ کر کے ف۱۱۳ زیادتی میں حد سے گزر گئے عناد اختیار کیا نصیحت نہ مانی نرمی سے نفع نہ اُٹھایا ان کے ساتھ غلظت اور سختی اختیار کرو اور ایک قول یہ ہے کہ معنی یہ ہیں کہ جن لوگوں نے سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایذا دی یا جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے لیے بیٹا اور شریک بتایا اُن کے ساتھ سختی کرو یا یہ معنی ہیں کہ ذمی جزیہ ادا کرنے والوں کے ساتھ احسن طریقہ پر مجادلہ کرو مگر جنہوں نے ظلم کیا اور ذمہ سے نکل گئے اور جزیہ کو منع کیا ان سے مجادلہ تلوار کے ساتھ ہے **مسئلہ** اس آیت سے کفار کے ساتھ دینی امور میں مناظرہ کرنے کا جواز ثابت ہوتا ہے اور ایسے ہی علمِ کلام سیکھنے کا جواز بھی ف۱۱۴ اہلِ کتاب سے جب وہ تم سے اپنی کتابوں کا کوئی مضمون بیان کریں۔

ف۱۱۵ حدیث شریف میں ہے جب اہلِ کتاب تم سے کوئی مضمون بیان کریں تو تم نہ ان کی تصدیق کرو نہ تکذیب کرو یہ کہہ دو کہ ہم اللہ تعالیٰ پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے تو اگر وہ مضمون انھوں نے غلط بیان کیا ہے تو اس کی تصدیق کے گناہ سے تم بچے رہو گے اور اگر مضمون صحیح تھا تو تم اس کی تکذیب سے محفوظ رہو گے۔

ف۱۱۶ قرآن پاک جیسے ان کی طرف توریت وغیرہ اتاری تھیں ف۱۱۷ یعنی جنہیں توریت دی جیسے کہ حضرت عبداللہ بن سلام اور ان کے اصحاب **فائدہ** یہ سورۂ مکیہ ہے اور عبداللہ بن سلام اور ان کے اصحاب مدینہ میں ایمان لائے اللہ تعالیٰ نے اس سے پہلے ان کی خبر دی یہ غیبی خبروں میں سے ہے (جمل) ف۱۱۸ یعنی اہلِ مکہ میں سے ف۱۱۹ جو کفر میں نہایت سخت ہیں **جحود** اس انکار کو کہتے ہیں جو معرفت کے بعد ہو یعنی جان بوجھ کر مکرنا اور واقعہ بھی یہی تھا کہ یہود خوب پہچانتے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے سچے نبی ہیں اور قرآن حق ہے، یہ سب کو جانتے ہوئے انھوں نے عناداً انکار کیا ف۱۲۰ قرآن کے نازل ہونے ف۱۲۱ یعنی آپ لکھتے پڑھتے ہوتے ف۱۲۲ یعنی اہلِ کتاب کہتے کہ ہماری کتابوں میں نبی آخر الزماں کی صفت یہ مذکور ہے کہ وہ اُمّی ہوں گے نہ لکھیں گے نہ پڑھیں گے مگر انھیں اس شک کا موقع ہی نہ ملا ف۱۲۳ ضمیر ھو کا مرجع قرآن ہے اس صورت میں معنی یہ ہیں کہ قرآن کریم روشن آیتیں ہیں جو علماء اور حفاظ کے سینوں میں محفوظ ہیں روشن آیت ہونے کے یہ معنی کہ وہ ظاہر الاعجاز ہیں اور یہ دونوں باتیں قرآن پاک کے ساتھ خاص ہیں اور کوئی کتاب ایسی نہیں جو معجزہ ہو اور نہ ایسی کہ ہر زمانے میں سینوں میں محفوظ رہی ہو۔

مُّبِيْنٌ ﴿۵۰﴾ اَوَلَمْ يَكْفِهِمْ اَنَّاۤ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ يُتْلٰى عَلَيْهِمْ ؕ

ڈر سنانیوالا ہوں ف۱۲۸ اور کیا یہ انھیں بس نہیں کہ ہم نے تم پر کتاب اتاری جو ان پر پڑھی جاتی ہے ف۱۲۹

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَرَحْمَةً وَّذِكْرٰى لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۵۱﴾ قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ

بیشک اس میں رحمت اور نصیحت ہے ایمان والوں کے لیے تم فرماؤ کہ اللہ بس ہے

بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ شَهِيْدًا ۚ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَالَّذِيْنَ

میرے اور تمہارے درمیان گواہ ف۱۳۰ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور وہ جو باطل

اٰمَنُوْا بِالْبَاطِلِ وَكَفَرُوْا بِاللّٰهِ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۵۲﴾ وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ

پر یقین لائے اور اللہ کے منکر ہوئے وہی گھاٹے میں ہیں اور تم سے عذاب کی

بِالْعَذَابِ ؕ وَلَوْلَاۤ اَجَلٌ مُّسَمًّى لَّجَآءَهُمُ الْعَذَابُ ؕ وَلَيَاْتِيَنَّهُمْ

جلدی کرتے ہیں ف۱۳۱ اور اگر ایک ٹھہرائی مدت نہ ہوتی ف۱۳۲ تو ضرور ان پر عذاب آجاتا ف۱۳۳ اور ضرور ان پر

بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۵۳﴾ يَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ ؕ وَاِنَّ

اچانک آئے گا جب وہ بے خبر ہوں گے تم سے عذاب کی جلدی مچاتے ہیں اور بے شک

جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌ ۙ بِالْكٰفِرِيْنَ ﴿۵۴﴾ ۙ يَوْمَ يَغْشٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ

جہنم گھیرے ہوئے ہے کافروں کو ف۱۳۴ جس دن انھیں ڈھانپے گا عذاب اُن کے

فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ وَيَقُوْلُ ذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۵۵﴾

اوپر اور اُن کے پاؤں کے نیچے سے اور فرمائے گا چکھو اپنے کئے کا مزہ ف۱۳۵

يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّ اَرْضِيْ وَاسِعَةٌ فَاِيَّايَ فَاعْبُدُوْنِ ﴿۵۶﴾

اے میرے بندو جو ایمان لائے بیشک میری زمین وسیع ہے تو میری ہی بندگی کرو ف۱۳۶

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ۫ ثُمَّ اِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

ہر جان کو موت کا مزہ چکھنا ہے ف۱۳۷ پھر ہماری ہی طرف پھیرو گے ف۱۳۸ اور بیشک جو ایمان لائے

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا تَجْرِيْ مِنْ

اور اچھے کام کیے ضرور ہم انھیں جنت کے بالاخانوں پر جگہ دیں گے جن کے نیچے نہریں

اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ھُو کی ضمیر کا مرجع سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو قرار دیکر آیت کے یہ معنی بیان فرمائے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صاحب ہیں ان آیات بینات کے جو ان لوگوں کے سینوں میں محفوظ ہیں جنہیں اہل کتاب میں سے علم دیا گیا کیونکہ وہ اپنی کتابوں میں آپ کی نعت وصفت پاتے ہیں (خازن) ف۱۲۴ یعنی یہود عنود کہ بعد ظہور معجزات کے جان پہچان کر عناداً منکر ہوتے ہیں۔ ف۱۲۵ کفار مکہ

ف۱۲۶ مثل ناقۂ حضرت صالح وعصائے حضرت موسیٰ اور مائدۂ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام۔

ف۱۲۷ حسب حکمت جو چاہتا ہے نازل فرماتا ہے۔

ف۱۲۸ نافرمانی کرنے والوں کو عذاب کا اور اسی کا مکلف ہوں اس کے بعد اللہ تعالیٰ کفار مکہ کے اس قول کا جواب ارشاد فرماتا ہے۔

ف۱۲۹ معنی یہ ہیں کہ قرآن کریم معجزہ ہے انبیاء متقدمین کے معجزات سے اتم واکمل اور تمام نشانیوں سے طالب حق کو بے نیاز کرنے والا کیونکہ جب تک زمانہ ہے قرآن کریم باقی وثابت رہے گا اور دوسرے معجزات کی طرح ختم نہ ہوگا۔

ف۱۳۰ میرے صدق رسالت اور تمہاری تکذیب کا معجزات سے میری تائید فرما کر۔

ف۱۳۱ یہ آیت نضر بن حارث کے حق میں نازل ہوئی جس نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ ہمارے اوپر آسمان سے پتھروں کی بارش کرایئے۔

ف۱۳۲ جو اللہ تعالیٰ نے معین کی ہے اور اس مدت تک عذاب کا مؤخر فرمانا مقتضائے حکمت ہے۔

ف۱۳۳ اور تاخیر نہ ہوتی۔

ف۱۳۴ اس میں سے ان میں کا کوئی بھی نہ بچے گا۔

ف۱۳۵ یعنی اپنے اعمال کی جزا۔

ف۱۳۶ جس زمین میں بسہولت عبادت کر سکو معنی یہ ہیں کہ جب مومن کو کسی سرزمین میں اپنے دین پر قائم رہنا اور عبادت کرنا دشوار ہو تو چاہیئے کہ وہ ایسی سرزمین کی طرف ہجرت کرے جہاں آسانی سے عبادت کر سکے اور دین کی پابندی میں دشواریاں پیش نہ ہوں شانِ نزول یہ آیت ضعفاء مسلمین مکہ کے حق میں نازل ہوئی جنہیں وہاں رہ کر اسلام کے اظہار میں خطرے اور تکلیفیں تھیں اور نہایت ضیق میں تھے انھیں حکم دیا گیا کہ میری بندگی تو ضرور ہے یہاں رہ کر نہ کر سکو تو مدینہ شریف کو ہجرت کر جاؤ وہ وسیع ہے وہاں امن ہے ف۱۳۷ اور اس دار فانی کو چھوڑنا ہی ہے ف۱۳۸ ثواب وعذاب اور جزائے اعمال کے لیے تو لازم ہے کہ ہمارے دین پر قائم رہو اور اپنے دین کی حفاظت کے لیے ہجرت کرو۔

ف۱۳۹ جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت بجالائے ف۱۴۰ سختیوں پر اور کسی شدت میں اپنے دین کو نہ چھوڑا مشرکین کی ایذا سہی ہجرت اختیار کرکے دین کی خاطر وطن کو چھوڑنا گوارا کیا ف۱۴۱ تمام امور میں
ف۱۴۲ شانِ نزول مکہ مکرمہ میں مؤمنین کو مشرکین شب و روز طرح طرح کی ایذائیں دیتے رہتے تھے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت کرنے کو

تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ نِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ﴿۵۸﴾ الَّذِيْنَ

بہتی ہوں گی ہمیشہ ان میں رہیں گے کیا ہی اچھا اجر کام والوں کا ف۱۳۹ وہ جنھوں نے

صَبَرُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَكَاَيِّنْ مِّنْ دَآبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ

صبر کیا ف۱۴۰ اور اپنے رب ہی پر بھروسا رکھتے ہیں ف۱۴۱ اور زمین پر کتنے ہی چلنے والے ہیں کہ اپنی روزی

رِزْقَهَا ۖ اَللّٰهُ يَرْزُقُهَا وَاِيَّاكُمْ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۶۰﴾ وَلَئِنْ

ساتھ نہیں رکھتے ف۱۴۲ اللہ روزی دیتا ہے انھیں اور تمھیں ف۱۴۳ اور وہی سنتا جانتا ہے ف۱۴۴ اور اگر

سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ

تم ان سے پوچھو ف۱۴۵ کس نے بنائے آسمان اور زمین اور کام میں لگائے سورج

وَالْقَمَرَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ۚ فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ﴿۶۱﴾ اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ

اور چاند تو ضرور کہیں گے اللہ نے تو کہاں اوندھے جاتے ہیں ف۱۴۶ اللہ کشادہ کرتا ہے رزق اپنے

لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ لَهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۶۲﴾

بندوں میں جس کے لیے چاہے اور تنگی فرماتا ہے جس کے لیے چاہے بیشک اللہ سب کچھ جانتا ہے

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ نَّزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ

اور جو تم ان سے پوچھو کس نے اُتارا آسمان سے پانی تو اس کے سبب زمین

مِنْۢ بَعْدِ مَوْتِهَا لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؕ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا

زندہ کردی مرے پیچھے ضرور کہیں گے اللہ نے ف۱۴۷ تم فرماؤ سب خوبیاں اللہ کو بلکہ ان میں اکثر بے

يَعْقِلُوْنَ ﴿۶۳﴾ وَمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَاۤ اِلَّا لَهْوٌ وَّلَعِبٌ ؕ وَاِنَّ

عقل ہیں ف۱۴۸ اور یہ دُنیا کی زندگی تو نہیں مگر کھیل کود ف۱۴۹ اور بیشک

الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۶۴﴾ فَاِذَا رَكِبُوْا

آخرت کا گھر ضرور وہی سچی زندگی ہے ف۱۵۰ کیا اچھا تھا اگر جانتے ف۱۵۱ پھر جب کشتی میں

فِي الْفُلْكِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۚ فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ اِلَى

سوار ہوتے ہیں ف۱۵۲ اللہ کو پکارتے ہیں ایک اسی پر عقیدہ لاکر ف۱۵۳ پھر جب وہ انھیں خشکی کی طرف بچا

فرمایا تو ان میں سے بعض نے کہا کہ ہم مدینہ شریف کو کیسے چلے جائیں نہ وہاں ہمارا گھر نہ مال کون ہمیں کھلائے گا کون پلائے گا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ بہت سے جاندار ایسے ہیں جو اپنی روزی ساتھ نہیں رکھتے اس کی انھیں قوت نہیں اور نہ وہ اگلے دن کے لیے کوئی ذخیرہ جمع کرتے ہیں جیسے کہ بہائم ہیں طیور ہیں۔

ف۱۴۳ تو جہاں ہوگے وہی روزی دے گا تو یہ کیا پوچھنا کہ ہمیں کون کھلائے گا کون پلائے گا، ساری خلق کا اللہ رازق ہے ضعیف اور قوی مقیم اور مسافر سب کو وہی روزی دیتا ہے۔

ف۱۴۴ تمھارے اقوال اور تمھارے دل کی باتوں کو حدیث شریف میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم اللہ تعالیٰ پر توکل کرو جیسا چاہیئے تو وہ تمھیں ایسی روزی دے جیسی پرندوں کو دیتا ہے کہ صبح بھوکے خالی پیٹ اُٹھتے ہیں شام کو سیر واپس ہوتے ہیں (ترمذی)

ف۱۴۵ یعنی کفار مکہ سے۔

ف۱۴۶ اور باوجود اس اقرار کے کس طرح اللہ تعالیٰ کی توحید سے منحرف ہوتے ہیں۔

ف۱۴۷ اس کے مقر ہیں۔

ف۱۴۸ کہ باوجود اس اقرار کے توحید کے منکر ہیں۔

ف۱۴۹ کہ جیسے بچے گھڑی بھر کھیلتے ہیں، کھیل میں دل لگاتے ہیں پھر اس سب کو چھوڑ کر چل دیتے ہیں، یہی حال دنیا کا ہے نہایت سریع الزوال ہے اور موت یہاں سے ایسا ہی جدا کر دیتی ہے جیسے کھیل والے بچے منتشر ہو جاتے ہیں۔ ع ۴

ف۱۵۰ کہ وہ زندگی پائیدار ہے دائمی ہے اس میں موت نہیں زندگانی کہلانے کے لائق وہی ہے۔

وقف لازم

ف۱۵۱ دنیا اور آخرت کی حقیقت تو دنیائے فانی کو آخرت کی جاودانی زندگی پر ترجیح نہ دیتے۔

ف۱۵۲ اور ڈوبنے کا اندیشہ ہوتا ہے تو باوجود اپنے شرک و عناد کے بتوں کو نہیں پکارتے بلکہ۔

ف۱۵۳ کہ اس مصیبت سے نجات وہی دے گا۔

الْبَرِّ اِذَا هُمْ يُشْرِكُوْنَ ﴿۶۵﴾ لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ ۚ فَتَمَتَّعُوْا وقفة

لاتا ہے ف۱۵۴ جبھی شرک کرنے لگتے ہیں ف۱۵۵ کہ ناشکری کریں ہماری دی ہوئی نعمت کی ف۱۵۶ اور برتیں ف۱۵۷

فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۶﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا اٰمِنًا وَّ

تو اب جانا چاہتے ہیں ف۱۵۸ اور کیا انھوں نے ف۱۵۹ یہ نہ دیکھا کہ ہم نے ف۱۶۰ حرمت والی زمین

يُتَخَطَّفُ النَّاسُ مِنْ حَوْلِهِمْ ۭ اَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُوْنَ وَ

پناہ بنائی ف۱۶۱ اور ان کے آس پاس والے لوگ اچک لیے جاتے ہیں ف۱۶۲ تو کیا باطل پر یقین لاتے ہیں ف۱۶۳

بِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَكْفُرُوْنَ ﴿۶۷﴾ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى

اور اللہ کی دی ہوئی نعمت سے ف۱۶۴ ناشکری کرتے ہیں اور اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے

اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهٗ ۭ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ

ف۱۶۵ یا حق کو جھٹلائے ف۱۶۶ جب وہ اس کے پاس آئے کیا جہنم میں کافروں

مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿۶۸﴾ وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ

کا ٹھکانا نہیں ف۱۶۷ اور جنہوں نے ہماری راہ میں کوشش کی ضرور ہم انھیں اپنے

سُبُلَنَا ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۶۹﴾ ع

راستے دکھادیں گے ف۱۶۸ اور بے شک اللہ نیکوں کے ساتھ ہے ف۱۶۹

سُوْرَةُ الرُّوْمِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سُتُّوْنَ اٰيَةً سِتُّ رُكُوْعَاتٍ

سورت رُوم مکی ہے اور اس میں اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱ ساٹھ آیتیں اور چھ رکوع ہیں

الٓمّٓ ﴿۱﴾ غُلِبَتِ الرُّوْمُ ۙ﴿۲﴾ فِيْٓ اَدْنَى الْاَرْضِ وَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ

ف۲ رومی مغلوب ہوئے پاس کی زمین میں ف۳ اور اپنی مغلوبی کے بعد عنقریب

غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُوْنَ ﴿۳﴾ ۙ فِيْ بِضْعِ سِنِيْنَ ۭ لِلّٰهِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَ

غالب ہوں گے ف۴ چند برس میں ف۵ حکم اللہ ہی کا ہے آگے اور

مِنْۢ بَعْدُ ۭ وَيَوْمَىِٕذٍ يَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۴﴾ ۙ بِنَصْرِ اللّٰهِ ۭ يَنْصُرُ

پیچھے ف۶ اور اس دن ایمان والے خوش ہوں گے اللہ کی مدد سے ف۷ مدد کرتا ہے

ف۱ سورۂ رُوم مکیہ ہے اور اس میں چھ رکوع ساٹھ آیتیں آٹھ سو انیس کلمے تین ہزار پانچ سو چونتیس حرف ہیں۔

ف۲ شانِ نزول فارس اور روم کے درمیان جنگ تھی اور چونکہ اہلِ فارس مجوسی تھے اس لیے مشرکین عرب ان کا غلبہ پسند کرتے تھے، رومی اہلِ کتاب تھے اس لیے مسلمانوں کو ان کا غلبہ اچھا معلوم ہوتا تھا خسرو پرویز بادشاہ فارس نے رومیوں پر لشکر بھیجا اور قیصرِ روم نے بھی لشکر بھیجا یہ لشکر سرزمینِ شام کے قریب مقابل ہوئے اہلِ فارس غالب ہوئے مسلمانوں کو یہ خبر گراں گزری کفارِ مکہ اس سے خوش ہو کر مسلمانوں سے کہنے لگے کہ تم بھی اہلِ کتاب اور نصاریٰ بھی اہلِ کتاب اور ہم بھی امّی اور اہلِ فارس بھی اُمّی ہمارے بھائی اہلِ فارس تمہارے بھائیوں رومیوں پر غالب ہوئے ہماری تمہاری جنگ ہوئی تو ہم بھی تم پر غالب ہونگے اس پر یہ آیتیں نازل ہوئیں اور انھیں خبر دی گئی کہ چند سال میں پھر رومی اہلِ فارس پر غالب آجائیں گے یہ آیتیں سُن کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کفارِ مکہ میں جا کر اعلان کر دیا کہ خدا کی قسم رومی ضرور اہلِ فارس پر غلبہ پائیں گے اے اہلِ مکہ تم اس وقت کے نتیجۂ جنگ سے خوش مت ہو ہمیں ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خبر دی ہے ابی بن خلف کافر آپ کے مقابل کھڑا ہو گیا اور آپ کے اور اس کے درمیان سو سو اونٹ کی شرط ہوئی اگر نو سال میں اہلِ فارس غالب آجائیں تو حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُبی کو سو اونٹ دیں گے اور اگر رومی غالب آجائیں تو اُبی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سو اونٹ دیگا اس وقت تک قمار کی حرمت نازل نہ ہوئی تھی مسئلہ اور حضرت امام ابوحنیفہ و امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما کے نزدیک حربی کفار کے ساتھ عقود فاسدہ ربوا وغیرہ جائز ہیں اور یہی واقعہ ان کی دلیل ہے القصہ سات سال کے بعد اس خبر کا صدق ظاہر ہوا اور جنگِ حدیبیہ یا بدر کے دن رومی اہلِ فارس پر غالب آئے اور رومیوں نے مدائن میں اپنے گھوڑے باندھے اور عراق میں رومیہ نامی ایک شہر کی بنا رکھی اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شرط کے اونٹ اُبی کی اولاد سے وصول کر لیے کیونکہ وہ اس درمیان میں مر چکا تھا سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا کہ شرط کے مال کو صدقہ کر دیں یہ غیبی خبر حضور سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحتِ نبوت اور قرآن کریم کے کلامِ الٰہی ہونے کی روشن دلیل ہے (خازن و مدارک) ف۳ یعنی شام کی اس سرزمین میں جو فارس سے قریب تر ہے ف۴ اہلِ فارس پر ف۵ جن کی حد نو برس ہے ف۶ یعنی رومیوں کے غلبہ سے پہلے بھی اور اس کے بعد بھی مراد یہ ہے کہ پہلے اہلِ فارس کا غلبہ ہونا اور دوبارہ اہلِ

ف۱۵۴ اور ڈوبنے کا اندیشہ اور پریشانی جاتی رہتی ہے اطمینان حاصل ہوتا ہے ف۱۵۵ زمانۂ جاہلیت کے لوگ بحری سفر کرتے وقت بتوں کو ساتھ لے جاتے تھے جب ہوا مخالف چلتی اور کشتی خطرہ میں آتی تو بتوں کو دریا میں پھینک دیتے اور یارب یارب پکارنے لگتے اور امن پانے کے بعد پھر اسی شرک کی طرف لوٹ جاتے ف۱۵۶ یعنی اس مصیبت سے نجات کی ف۱۵۷ اور اس سے فائدہ اٹھائیں بخلاف مومنین مخلصین کے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے اخلاص کے ساتھ شکر گزار رہتے ہیں اور جب ایسی صورت پیش آتی ہے اور اللہ تعالیٰ اس سے رہائی دیتا ہے تو اس کی طاعت میں اور زیادہ سرگرم ہو جاتے ہیں مگر کافروں کا حال اس کے بالکل برخلاف ہے ف۱۵۸ نتیجہ اپنے کردار کا ف۱۵۹ یعنی اہلِ مکہ نے ف۱۶۰ ان کے شہر مکۂ مکرمہ کی ف۱۶۱ ان کے لیے جو اس میں ہوں۔ ف۱۶۲ قتل کیے جاتے ہیں گرفتار کیے جاتے ہیں۔

ف۱۶۳ یعنی بتوں پر۔

ف۱۶۴ یعنی سیدِ عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اور اسلام سے کفر کر کے۔ ف۱۶۵ اس کے لیے شریک ٹھہرائے۔

ف۱۶۶ سیدِ عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوّت اور قرآن کو نہ مانے ف۱۶۷ بیشک تمام کافروں کا ٹھکانا جہنم ہی ہے۔

ف۱۶۸ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ معنی یہ ہیں کہ جنہوں نے ہماری راہ میں کوشش کی ہم انھیں ثواب کی راہ دیں گے حضرت جنید نے فرمایا جو توبہ میں کوشش کریں گے انھیں اخلاص کی راہ دیں گے حضرت فضیل بن عیاض نے فرمایا جو طلبِ علم میں کوشش کریں گے انھیں ہم عمل کی راہ دیں گے حضرت سعد بن عبداللہ نے فرمایا جو اقامتِ سنت میں کوشش کریں گے ہم انھیں جنّت کی راہ دکھادیں گے۔ ف۱۶۹ ان کی مدد اور نصرت فرماتا ہے۔

مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝۵ وَعْدَ اللّٰهِ ؕ لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ

جس کی چاہے اور وہی ہے عزت والا مہربان اللہ کا وعدہ ف۸ اللہ اپنا وعدہ خلاف نہیں کرتا

وَعْدَهٗ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝۶ يَعْلَمُوْنَ ظَاهِرًا

لیکن بہت لوگ نہیں جانتے ف۹ جانتے ہیں آنکھوں کے سامنے

مِّنَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۖ وَهُمْ عَنِ الْاٰخِرَةِ هُمْ غٰفِلُوْنَ ۝۷ اَوَلَمْ

کی دنیوی زندگی ف۱۰ اور وہ آخرت سے پورے بے خبر ہیں کیا انہوں

يَتَفَكَّرُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ؕ مَا خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَ

نے اپنے جی میں نہ سوچا کہ اللہ نے پیدا نہ کیے آسمان اور زمین اور

مَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ

جو کچھ ان کے درمیان ہے مگر حق ف۱۱ اور ایک مقرر میعاد سے ف۱۲ اور بیشک بہت سے لوگ اپنے

بِلِقَآئِ رَبِّهِمْ لَكٰفِرُوْنَ ۝۸ اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا

رب سے ملنے کا انکار رکھتے ہیں ف۱۳ اور کیا انھوں نے زمین میں سفر نہ کیا کہ دیکھتے کہ

كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً

ان سے اگلوں کا انجام کیسا ہوا ف۱۴ وہ ان سے زیادہ زور آور تھے اور زمین جوتی

وَّاَثَارُوا الْاَرْضَ وَعَمَرُوْهَآ اَكْثَرَ مِمَّا عَمَرُوْهَا وَجَآءَتْهُمْ

اور آباد کی ان ف۱۵ کی آبادی سے زیادہ اور ان کے رسول

رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ؕ فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا

ان کے پاس روشن نشانیاں لائے ف۱۶ تو اللہ کی شان نہ تھی کہ ان پر ظلم کرتا ف۱۷ ہاں وہ خود ہی اپنی

اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝۹ ثُمَّ كَانَ عَاقِبَةَ الَّذِيْنَ اَسَآءُوا السُّوْٓاٰى

جانوں پر ظلم کرتے تھے ف۱۸ پھر جنہوں نے حد بھر کی برائی کی ان کا انجام یہ ہوا کہ اللہ کی

اَنْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَكَانُوْا بِهَا يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝۱۰ ع اَللّٰهُ يَبْدَؤُا

آیتیں جھٹلانے لگے اور ان کے ساتھ تمسخر کرتے اللہ پہلے بناتا

روم کا یہ سب اللہ کے امر و ارادے اور اس کے قضا و قدر سے ہے۔

ف۷ کہ اُس نے کتابیوں پر غلبہ دیا اور اسی روز بدر میں مسلمانوں کو مشرکوں پر اور مسلمانوں کا صدق اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور قرآن کریم کی خبر کی تصدیق ظاہر فرمائی۔

ف۸ جو اس نے فرمایا تھا کہ رومی چند برس میں پھر غالب ہونگے

ف۹ یعنی بے علم ہیں۔

ف۱۰ تجارت زراعت تعمیر وغیرہ دنیوی دھندے اس میں اشارہ ہے کہ دنیا کی بھی حقیقت نہیں جانتے اس کا بھی ظاہر ہی جانتے ہیں۔

ف۱۱ یعنی آسمان و زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اللہ تعالیٰ نے ان کو عبث اور باطل نہیں بنایا ان کی پیدائش میں بے شمار حکمتیں ہیں۔

ف۱۲ یعنی ہمیشہ کے لیے نہیں بنایا بلکہ ایک مدت معین کر دی ہے جب وہ مدت پوری ہو جائے گی تو یہ فنا ہو جائیں گے اور وہ مدت قیامت قائم ہونے کا وقت ہے۔

ف۱۳ یعنی بعث بعد الموت پر ایمان نہیں لاتے۔

ف۱۴ کہ رسولوں کی تکذیب کے باعث ہلاک کیے گئے ان کے اُجڑے ہوئے دیار اور ان کی بربادی کے آثار دیکھنے والوں کے لیے موجب عبرت ہیں۔

ف۱۵ اہل مکہ۔

ف۱۶ تو وہ ان پر ایمان نہ لائے پس اللہ تعالیٰ نے انھیں ہلاک کیا۔

ف۱۷ ان کے حقوق کم کر کے اور انھیں بغیر جرم کے ہلاک کر کے۔

ف۱۸ رسولوں کی تکذیب کر کے اپنے آپ کو مستحق عذاب بنا کر۔

ع ۱ ۴

الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ ثُمَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿١١﴾ وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ

ہے پھر دوبارہ بنائے گا ف۱۹ پھر اس کی طرف پھیرے جاؤ گے ف۲۰ اور جس دن قیامت قائم ہوگی

يُبْلِسُ الْمُجْرِمُونَ ﴿١٢﴾ وَلَمْ يَكُن لَّهُم مِّن شُرَكَائِهِمْ شُفَعَاءُ

مجرموں کی آس ٹوٹ جائے گی ف۲۱ اور ان کے شریک ف۲۲ ان کے سفارشی نہ ہوں گے

وَكَانُوا بِشُرَكَائِهِمْ كَافِرِينَ ﴿١٣﴾ وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ

اور وہ اپنے شریکوں سے منکر ہو جائیں گے اور جس دن قیامت قائم ہوگی اس دن الگ ہو جائیں

يَتَفَرَّقُونَ ﴿١٤﴾ فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَهُمْ فِي

جائیں گے ف۲۳ تو وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے باغ کی کیاری میں ان کی

رَوْضَةٍ يُحْبَرُونَ ﴿١٥﴾ وَأَمَّا الَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَلِقَاءِ

خاطر داری ہوگی ف۲۴ اور جو کافر ہوئے اور ہماری آیتیں اور آخرت کا ملنا

الْآخِرَةِ فَأُولَٰئِكَ فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُونَ ﴿١٦﴾ فَسُبْحَانَ اللَّهِ

جھٹلایا ف۲۵ وہ عذاب میں لا دھرے جائیں گے ف۲۶ تو اللہ کی پاکی بولو

حِينَ تُمْسُونَ وَحِينَ تُصْبِحُونَ ﴿١٧﴾ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمَاوَاتِ

ف۲۷ جب شام کرو ف۲۸ اور جب صبح ہو ف۲۹ اور اسی کی تعریف ہے آسمانوں

وَالْأَرْضِ وَعَشِيًّا وَحِينَ تُظْهِرُونَ ﴿١٨﴾ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ

اور زمین میں ف۳۰ اور کچھ دن رہے ف۳۱ اور جب تمہیں دوپہر ہو ف۳۲ وہ زندہ کو نکالتا ہے مُردے سے

وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِي الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ وَكَذَٰلِكَ

ف۳۳ اور مردے کو نکالتا ہے زندہ سے ف۳۴ اور زمین کو جلاتا ہے اس کے مرے پیچھے ف۳۵ اور یوں ہی

تُخْرَجُونَ ﴿١٩﴾ وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَكُم مِّن تُرَابٍ ثُمَّ إِذَا أَنتُم

تم نکالے جاؤ گے ف۳۶ اور اس کی نشانیوں سے ہے یہ کہ تمہیں پیدا کیا مٹی سے ف۳۷ پھر جبھی تم انسان ہو

بَشَرٌ تَنتَشِرُونَ ﴿٢٠﴾ وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُم مِّنْ أَنفُسِكُمْ

دُنیا میں پھیلے ہوئے۔ اور اس کی نشانیوں سے ہے کہ تمہارے لیے تمہاری ہی جنس سے جوڑے

ف۱۹ یعنی بعد موت زندہ کر کے ف۲۰ تو اعمال کی جزا دے گا ف۲۱ اور کسی کو نفع اور بھلائی کی اُمید باقی نہ رہے گی بعض مفسرین نے یہ معنی بیان کیے ہیں کہ ان کا کلام منقطع ہو جائے گا وہ ساکت رہ جائیں جائیں گے کیونکہ ان کے پاس پیش کرنے کے قابل کوئی حجت نہ ہوگی بعض مفسرین نے یہ معنی بیان کیے ہیں کہ وہ رُسوا ہوں گے۔

ف۲۲ یعنی بُت جنہیں وہ پوجتے تھے۔

ف۲۳ مومن اور کافر پھر کبھی جمع نہ ہوں گے۔

ف۲۴ یعنی بستان جنت میں ان کا اکرام کیا جائے گا جس سے وہ خوش ہوں گے یہ خاطر داری جنتی نعمتوں کے ساتھ ہوگی ایک قول یہ بھی ہے کہ اس سے مراد سماع ہے کہ انھیں نغمات طرب انگیز سنائے جائیں گے جو اللہ تبارک و تعالیٰ کی تسبیح پر مشتمل ہوں گے۔

ف۲۵ بعث و حشر کے مُنکر ہُوئے۔

ف۲۶ نہ اس عذاب میں تخفیف ہو نہ اس سے کبھی نکلیں۔

ف۲۷ پاکی بولنے سے یا تو اللہ تعالیٰ کی تسبیح و ثنا مراد ہے اور اس کی احادیث میں بہت فضیلتیں وارد ہیں یا اس سے نماز مراد ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دریافت کیا گیا کہ کیا یہ پنجگانہ نمازوں کا بیان قرآن پاک میں ہے فرمایا ہاں اور یہ آیتیں تلاوت فرمائیں اور فرمایا کہ ان میں پانچوں نمازیں اور ان کے اوقات مذکور ہیں۔

ف۲۸ اس میں مغرب و عشا کی نمازیں آگئیں۔

ف۲۹ یہ نماز فجر ہوئی۔

ف۳۰ یعنی آسمان اور زمین والوں پر اس کی حمد لازم ہے۔

ف۳۱ یعنی تسبیح کرو کچھ دن رہے یہ نماز عصر ہوئی۔

ف۳۲ یہ نماز ظہر ہوئی حکمت نماز کے لیے یہ پنجگانہ اوقات مقرر فرمائے گئے اسلیے کہ افضل اعمال وہ ہے جو مدام ہو اور انسان یہ قدرت نہیں رکھتا کہ اپنے تمام اوقات نمازیں صرف کرے کیونکہ اس کے ساتھ کھانے پینے وغیرہ کے حوائج و ضروریات ہیں تو اللہ تعالیٰ نے بندہ پر عبادت میں تخفیف فرمائی اور دن کے اوّل و اوسط و آخر میں اور رات کے اوّل و آخر میں نمازیں مقرر کیں تاکہ ان اوقات میں مشغول نماز رہنا دائمی عبادت کے حکم میں ہو (مدارک و خازن) ع ۲ ۵

ف۳۳ جیسے کہ پرند کو انڈے سے اور انسان کو نطفہ سے اور مومن کو کافر سے۔

ف۳۴ جیسے کہ انڈے کو پرند سے نطفہ کو انسان سے کافر کو مومن سے۔

ف۳۵ یعنی خشک ہو جانے کے بعد مینہ برسا کر سبزہ اگا کر۔

ف۳۶ قبروں سے بعث و حساب کے لیے۔

ف۳۷ تمہارا جدِّ اعلیٰ اور تمہاری اصل حضرت آدم علیہ السلام کو اس سے پیدا کر کے۔

أَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوٓا إِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُم مَّوَدَّةً وَرَحْمَةً ۚ إِنَّ فِي
بنائے کہ اُن سے آرام پاؤ اور تمہارے آپس میں محبت اور رحمت رکھی ف۳۸ بیشک اس
ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ﴿٢١﴾ وَمِنْ آيَاتِهِ خَلْقُ السَّمَاوَاتِ وَ
میں نشانیاں ہیں دھیان کرنے والوں کے لیے اور اس کی نشانیوں سے ہے آسمانوں اور
الْأَرْضِ وَاخْتِلَافُ أَلْسِنَتِكُمْ وَأَلْوَانِكُمْ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ
زمین کی پیدائش اور تمہاری زبانوں اور رنگوں کا اختلاف ف۳۹ بیشک اس میں نشانیاں ہیں جاننے
لِّلْعَالِمِينَ ﴿٢٢﴾ وَمِنْ آيَاتِهِ مَنَامُكُم بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَابْتِغَاؤُكُم مِّن
والوں کے لیے اور اس کی نشانیوں میں ہے رات اور دن میں تمہارا سونا ف۴۰ اور اس کا فضل
فَضْلِهِ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَسْمَعُونَ ﴿٢٣﴾ وَمِنْ آيَاتِهِ يُرِيكُمُ
تلاش کرنا ف۴۱ بے شک اس میں نشانیاں ہیں سننے والوں کے لیے ف۴۲ اور اس کی نشانیوں سے ہے
الْبَرْقَ خَوْفًا وَطَمَعًا وَيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَيُحْيِي بِهِ الْأَرْضَ
کہ تمہیں بجلی دکھلاتا ہے ڈراتی ف۴۳ اور اُمید دلاتی ف۴۴ اور آسمان سے پانی اتارتا ہے تو اس سے
بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ﴿٢٤﴾ وَمِنْ آيَاتِهِ
زمین کو زندہ کرتا ہے اس کے مرے پیچھے بیشک اس میں نشانیاں ہیں عقل والوں کیلیے ف۴۵ اور اس کی
أَن تَقُومَ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ بِأَمْرِهِ ۚ ثُمَّ إِذَا دَعَاكُمْ دَعْوَةً ۖ مِّنَ
نشانیوں سے ہے کہ اس کے حکم سے آسمان اور زمین قائم ہیں ف۴۶ پھر جب تمہیں زمین سے ایک ندا
الْأَرْضِ ۖ إِذَا أَنتُمْ تَخْرُجُونَ ﴿٢٥﴾ وَلَهُ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ
فرمائے گا ف۴۷ جبھی تم نکل پڑو گے ف۴۸ اور اسی کے ہیں جو کوئی آسمانوں اور زمین میں ہیں
كُلٌّ لَّهُ قَانِتُونَ ﴿٢٦﴾ وَهُوَ الَّذِي يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ وَهُوَ
سب اسی کے زیرِ حکم ہیں اور وہی ہے کہ اوّل بناتا ہے پھر اُسے دوبارہ بنائے گا ف۴۹ اور یہ
أَهْوَنُ عَلَيْهِ ۚ وَلَهُ الْمَثَلُ الْأَعْلَىٰ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَ
تمہاری سمجھ میں اس پر زیادہ آسان ہونا چاہیئے ف۵۰ اور اسی کے لیے ہے سب سے برتر شان آسمانوں اور زمین میں ف۵۱

ف۳۸ کہ بغیر کسی پہلی معرفت اور بغیر کسی قرابت کے ایک کو دوسرے کے ساتھ محبت و ہمدردی ہے۔

ف۳۹ زبانوں کا اختلاف تو یہ ہے کہ کوئی عربی بولتا ہے کوئی عجمی کوئی اور کچھ اور رنگوں کا اختلاف یہ ہے کہ کوئی گورا ہے کوئی کالا کوئی گندمی اور یہ اختلاف نہایت عجیب ہے کیونکہ سب ایک اصل سے ہیں اور سب حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں

ف۴۰ جس سے تکان دُور ہوتی ہے اور راحت حاصل ہوتی ہے

ف۴۱ فضل تلاش کرنے سے کسب معاش مراد ہے۔

ف۴۲ جو گوش ہوش سے سُنیں۔

ف۴۳ گرنے اور نقصان پہنچانے سے۔

ف۴۴ بارش کی۔

ف۴۵ جو سوچیں اور قدرتِ الٰہی پر غور کریں۔

ف۴۶ حضرت ابن عباس اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایا کہ وہ دونوں بغیر کسی سہارے کے قائم ہیں۔

ف۴۷ یعنی تمہیں قبروں سے بلائے گا اس طرح کہ حضرت اسرافیل علیہ السلام قبر والوں کے اٹھانے کے لیے صور پھونکیں گے تو اوّلین و آخرین میں سے کوئی ایسا نہ ہوگا جو نہ اُٹھے چنانچہ اس کے بعد ہی ارشاد فرماتا ہے۔

ف۴۸ یعنی قبروں سے زندہ ہو کر

ف۴۹ ہلاک ہونے کے بعد۔

ف۵۰ کیونکہ انسانوں کا تجربہ اور ان کی رائے یہی بتاتی ہے۔ کہ شئی کا اعادہ اس کی ابتدا سے سہل ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے لیے کچھ بھی دشوار نہیں۔

ف۵۱ کہ اس جیسا کوئی نہیں وہ معبودِ برحق ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔

هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۲۷﴾ ضَرَبَ لَكُمْ مَّثَلًا مِّنْ اَنْفُسِكُمْ ؕ هَلْ لَّكُمْ مِّنْ

اور وہی عزت وحکمت والا ہے تمہارے لیے ف۵۲ ایک کہاوت بیان فرماتا ہے خود تمہارے اپنے

مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ شُرَكَآءَ فِيْ مَا رَزَقْنٰكُمْ فَاَنْتُمْ فِيْهِ سَوَآءٌ

حال سے ف۵۳ کیا تمہارے لیے تمہارے ہاتھ کے مال غلاموں میں سے کچھ شریک ہیں ف۵۴ اس میں جو ہم نے

تَخَافُوْنَهُمْ كَخِيْفَتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ ؕ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ

تمہیں روزی دی ف۵۵ تو تم سب اس میں برابر ہو ف۵۶ تم ان سے ڈرو ف۵۷ جیسے آپس میں ایک دوسرے

يَّعْقِلُوْنَ ﴿۲۸﴾ بَلِ اتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ

سے ڈرتے رہو ف۵۸ ہم ایسی مفصل نشانیاں بیان فرماتے ہیں عقل والوں کے لیے۔ بلکہ ظالم ف۵۹ اپنی خواہشوں

فَمَنْ يَّهْدِيْ مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ ؕ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۲۹﴾ فَاَقِمْ

کے پیچھے ہو لیے بے جانے ف۶۰ تو اُسے کون ہدایت کرے جسے خدا نے گمراہ کیا ف۶۱ اور ان کا کوئی مدد گار نہیں ف۶۲ تو اپنا

وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا ؕ فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ؕ

منہ سیدھا کرو اللہ کی اطاعت کے لیے ایک اکیلے اسی کے ہو کر ف۶۳ اللہ کی ڈالی ہوئی بنا جس پر لوگوں کو پیدا

لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ۙ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ

کیا ف۶۴ اللہ کی بنائی چیز نہ بدلنا ف۶۵ یہی سیدھا دین ہے مگر بہت لوگ نہیں جانتے

لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۰﴾ مُنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ وَاتَّقُوْهُ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا

ف۶۶ اس کی طرف رجوع لاتے ہوئے ف۶۷ اور اس سے ڈرو اور نماز قائم رکھو اور

مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۳۱﴾ مِنَ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا ؕ كُلُّ

مشرکوں سے نہ ہو ان میں سے جنہوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ف۶۸ اور ہو گئے گروہ گروہ

حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ﴿۳۲﴾ وَاِذَا مَسَّ النَّاسَ ضُرٌّ دَعَوْا

ہر گروہ جو اس کے پاس ہے اسی پر خوش ہے ف۶۹ اور جب لوگوں کو تکلیف پہنچتی ہے ف۷۰ تو اپنے

رَبَّهُمْ مُّنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ ثُمَّ اِذَآ اَذَاقَهُمْ مِّنْهُ رَحْمَةً اِذَا فَرِيْقٌ

رب کو پکارتے ہیں اس کی طرف رجوع لاتے ہوئے پھر جب وہ انہیں اپنے پاس سے رحمت کا مزہ دیتا ہے ف۷۱ جبھی

ف۵۲ اے مشرکو

ف۵۳ وہ مثل (کہاوت) یہ ہے۔

ف۵۴ یعنی کیا تمہارے غلام تمہارے ساجھی ہیں۔

ف۵۵ مال ومتاع وغیرہ۔

ف۵۶ یعنی آقا اور غلام کو اس مال ومتاع میں یکساں استحقاق ہو ایسا کہ۔

ف۵۷ اپنے مال ومتاع میں بغیر ان غلاموں کی اجازت کے تصرف کرنے سے۔

ف۵۸ مدعا یہ ہے کہ تم کسی طرح اپنے مملوکوں کو اپنا شریک بنانا گوارا نہیں کر سکتے تو کتنا ظلم ہے کہ اللہ تعالیٰ کے مملوکوں کو اس کا شریک قرار دو۔ اے مشرکین تم اللہ تعالیٰ کے سوا جنہیں اپنا معبود قرار دیتے ہو وہ اس کے بندے اور مملوک ہیں۔

ف۵۹ جنھوں نے شرک کر کے اپنی جانوں پر ظلم عظیم کیا ہے۔

ف۶۰ جہالت سے۔

ف۶۱ یعنی کوئی اس کا ہدایت کرنے والا نہیں۔

ف۶۲ جو انھیں عذاب الٰہی سے بچا سکے۔

ف۶۳ یعنی خلوص کے ساتھ دین الٰہی پر باستقامت واستقلال قائم رہو۔

ف۶۴ فطرت سے مراد دین اسلام ہے۔ معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے خلق کو ایمان پر پیدا کیا، جیسا کہ بخاری ومسلم کی حدیث میں ہے کہ ہر بچہ فطرت پر پیدا کیا جاتا ہے یعنی اسی عہد پر جو اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ فرما کر لیا گیا ہے بخاری شریف کی حدیث میں ہے پھر اس کے ماں باپ اس کو یہودی یا نصرانی یا مجوسی بنا لیتے ہیں اس آیت میں حکم دیا گیا کہ دین الٰہی پر قائم رہو جس پر اللہ تعالیٰ نے خلق کو پیدا کیا ہے۔

ف۶۵ یعنی دین الٰہی پر قائم رہنا۔

ف۶۶ اس کی حقیقت کو تو اس دین پر قائم رہو۔

ف۶۷ یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف توبہ اور طاعت کے ساتھ ہو۔

ف۶۸ معبود کے باب میں اختلاف کر کے۔

ف۶۹ اور اپنے باطل کو حق گمان کرتا ہے۔

ف۷۰ مرض کی یا قحط کی یا اس کے سوا اور کوئی۔

ف۷۱ اس تکلیف سے خلاصی عنایت کرتا ہے اور راحت عطا فرماتا ہے۔

مِّنْهُم بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُونَ ﴿٣٣﴾ لِيَكْفُرُوا بِمَا آتَيْنَاهُمْ ۚ فَتَمَتَّعُوا ۖ فَسَوْفَ

ان میں سے ایک گروہ اپنے رب کا شریک ٹھہرانے لگتا ہے کہ ہمارے دیئے کی ناشکری کریں تو برت لو ف۷۲

تَعْلَمُونَ ﴿٣٤﴾ أَمْ أَنزَلْنَا عَلَيْهِمْ سُلْطَانًا فَهُوَ يَتَكَلَّمُ بِمَا كَانُوا بِهِ

اب قریب جاننا چاہتے ہو ف۷۳ یا ہم نے ان پر کوئی سند اتاری ف۷۴ کہ وہ اُن میں ہمارے شریک بنا رہی ہے

يُشْرِكُونَ ﴿٣٥﴾ وَإِذَا أَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً فَرِحُوا بِهَا ۖ وَإِن تُصِبْهُمْ

ف۷۵ اور جب ہم لوگوں کو رحمت کا مزہ دیتے ہیں ف۷۶ اس پر خوش ہو جاتے ہیں ف۷۷

سَيِّئَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ إِذَا هُمْ يَقْنَطُونَ ﴿٣٦﴾ أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّ

اور اگر انھیں کوئی بُرائی پہنچے ف۷۸ بدلہ اس کا جو ان کے ہاتھوں نے بھیجا ف۷۹ جبھی وہ نا اُمید ہو جاتے ہیں ف۸۰

اللَّهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَن يَشَاءُ وَيَقْدِرُ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ

اور کیا انھوں نے نہ دیکھا کہ اللہ رزق وسیع فرماتا ہے جس کے لیے چاہے اور تنگی فرماتا ہے جس کے

يُؤْمِنُونَ ﴿٣٧﴾ فَآتِ ذَا الْقُرْبَىٰ حَقَّهُ وَالْمِسْكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ ۚ

لیے جانچے بیشک اس میں نشانیاں ہیں ایمان والوں کے لیے تو رشتہ دار کو اس کا حق دو ف۸۱ اور مسکین اور مسافر

ذَٰلِكَ خَيْرٌ لِّلَّذِينَ يُرِيدُونَ وَجْهَ اللَّهِ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿٣٨﴾

کو ف۸۲ یہ بہتر ہے ان کے لیے جو اللہ کی رضا چاہتے ہیں ف۸۳ اور انھیں کا کام بنا

وَمَا آتَيْتُم مِّن رِّبًا لِّيَرْبُوَا فِي أَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا يَرْبُو عِندَ

اور تم جو چیز زیادہ لینے کو دو کہ دینے والے کے مال بڑھیں تو وہ اللہ کے یہاں نہ بڑھیگی

اللَّهِ ۖ وَمَا آتَيْتُم مِّن زَكَاةٍ تُرِيدُونَ وَجْهَ اللَّهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ

ف۸۴ اور جو تم خیرات دو اللہ کی رضا چاہتے ہوئے ف۸۵ تو انھیں کے دُونے ہیں

الْمُضْعِفُونَ ﴿٣٩﴾ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ

ف۸۶ اللہ ہے جس نے تمھیں پیدا کیا، پھر تمھیں روزی دی پھر تمھیں مارے گا

يُحْيِيكُمْ ۖ هَلْ مِن شُرَكَائِكُم مَّن يَفْعَلُ مِن ذَٰلِكُم مِّن شَيْءٍ ۚ

پھر تمھیں جلائے گا ف۸۷ کیا تمھارے شریکوں میں ف۸۸ بھی کوئی ایسا ہے جو ان کاموں میں سے

ف۷۲ دنیوی نعمتوں کو چند روز ف۷۳ کہ آخرت میں تمھارا کیا حال ہوتا ہے اور اس دُنیا طلبی کا کیا نتیجہ نکلنے والا ہے ف۷۴ کوئی حجت یا کوئی کتاب ف۷۵ اور شرک کرنے کا حکم دیتی ہے۔ ایسا نہیں ہے نہ کوئی حجت ہے نہ کوئی سند۔

ف۷۶ یعنی تندرستی اور وسعتِ رزق کا۔

ف۷۷ اور اتراتے ہیں۔

ف۷۸ قحط یا خوف یا اور کوئی بلا۔

ف۷۹ یعنی ان کی معصیتوں اور ان کے گناہوں کا۔

ف۸۰ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے اور یہ بات مؤمن کی شان کے خلاف ہے کیونکہ مومن کا حال یہ ہے کہ جب اسے نعمت ملتی ہے تو شکر گزاری کرتا ہے اور جب سختی ہوتی ہے تو اللہ کی رحمت کا امیدوار رہتا ہے۔

ف۸۱ اس کے ساتھ سلوک اور احسان کرو۔

ف۸۲ ان کے حق دو صدقہ دے کر اور مہمان نوازی کرکے مسئلہ اس آیت سے محارم کے نفقہ کا وجوب ثابت ہوتا ہے (مدارک)

ف۸۳ اور اللہ تعالیٰ سے ثواب کے طالب ہیں۔

ف۸۴ لوگوں کا دستور تھا کہ وہ دوست احباب اور آشناؤں کو یا اور کسی شخص کو اس نیت سے ہدیہ دیتے تھے کہ وہ انھیں اس سے زیادہ دے گا۔ یہ جائز تو ہے لیکن اس پر ثواب نہ ملے گا۔ اور اس میں برکت نہ ہوگی کیونکہ یہ عمل خالصاً اللہ تعالیٰ نہیں ہوا۔

ف۸۵ نہ اس سے بدلہ لینا مقصود ہو نہ نام و نمود

ف۸۶ ان کا اجر و ثواب زیادہ ہوگا ایک نیکی کا دس گنا دیا جائے گا۔

ف۸۷ پیدا کرنا روزی دینا مارنا جلانا یہ سب کام اللہ ہی کے ہیں۔

ف۸۸ یعنی بتوں میں جنھیں تم اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہراتے ہو ان میں۔

ف۸۹ اس کے جواب سے مشرکین عاجز ہوئے اور انھیں دم مارنے کی مجال نہ ہوئی تو فرماتا ہے۔

سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۴۰﴾ ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ع ۴ ۱۳ ۷

کچھ کرے ف۸۹ پاکی اور برتری ہے اُسے ان کے شرک سے چمکی خرابی خشکی اور تری میں ف۹۰ ان برائیوں

بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيْقَهُمْ بَعْضَ الَّذِيْ عَمِلُوْا

سے جو لوگوں کے ہاتھوں نے کمائیں تاکہ انھیں ان کے بعض کوتکوں کا مزہ چکھائے کہیں وہ

لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۴۱﴾ قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ

باز آئیں ف۹۱ تم فرماؤ زمین میں چل کر دیکھو کیسا انجام ہوا اگلوں کا

كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلُ ؕ كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّشْرِكِيْنَ ﴿۴۲﴾ فَاَقِمْ

ان میں بہت مشرک تھے ف۹۲ تو اپنا منہ

وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ الْقَيِّمِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ

سیدھا کر عبادت کے لیے ف۹۳ قبل اس کے کہ وہ دن آئے جسے اللہ کی طرف سے ٹلنا

يَوْمَئِذٍ يَّصَّدَّعُوْنَ ﴿۴۳﴾ مَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهٗ ۚ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا

نہیں ف۹۴ اس دن الگ پھٹ جائیں گے ف۹۵ جو کفر کرے اس کے کفر کا وبال اسی پر اور جو اچھا

فَلِاَنْفُسِهِمْ يَمْهَدُوْنَ ﴿۴۴﴾ لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

کام کریں وہ اپنے ہی لیے تیاری کر رہے ہیں ف۹۶ تاکہ صلہ دے ف۹۷ انھیں جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے

مِنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۴۵﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖۤ اَنْ يُّرْسِلَ

اپنے فضل سے بیشک وہ کافروں کو دوست نہیں رکھتا اور اس کی نشانیوں سے ہے کہ

الرِّيَاحَ مُبَشِّرٰتٍ وَّلِيُذِيْقَكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ وَلِتَجْرِيَ الْفُلْكُ

ہوائیں بھیجتا ہے مژدہ سناتی ف۹۸ اور اس لیے کہ تمھیں اپنی رحمت کا ذائقہ دے اور اس لیے کہ کشتی ف۹۹

بِاَمْرِهٖ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا

اس کے حکم سے چلے اور اس لیے کہ اس کا فضل تلاش کرو ف۱۰۰ اور اس لیے کہ تم حق مانو

مِنْ قَبْلِكَ رُسُلًا اِلٰى قَوْمِهِمْ فَجَآءُوْهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَانْتَقَمْنَا مِنَ

ف۱۰۱ اور بیشک ہم نے تم سے پہلے کتنے رسول ان کی قوم کی طرف بھیجے تو وہ ان کے پاس کھلی نشانیاں لائے ف۱۰۲ پھر ہم نے

ف۹۰ شرک و معاصی کے سبب سے قحط اور امساک باراں اور قلت پیداوار اور کھیتوں کی خرابی اور تجارتوں کے نقصان اور آدمیوں اور جانوروں میں موت اور کثرت آتش زدگی اور غرق اور ہر شے میں بے برکتی۔

ف۹۱ کفر و معاصی سے اور تائب ہوں۔

ف۹۲ اپنے شرک کے باعث ہلاک کیے گئے ان کے منازل اور مساکن ویران پڑے ہیں۔ انھیں دیکھ کر عبرت حاصل کرو۔

ف۹۳ یعنی دینِ اسلام پر مضبوطی کے ساتھ قائم ہو۔

ف۹۴ یعنی روزِ قیامت۔

ف۹۵ یعنی حساب کے بعد متفرق ہو جائیں گے جنتی جنّت کی طرف جائیں گے اور دوزخی دوزخ کی طرف۔

ف۹۶ کہ منازل جنت میں راحت و آرام پائیں۔

ف۹۷ اور ثواب عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ۔

ف۹۸ بارش اور کثرت پیداوار کا۔

ف۹۹ دریائیں ان ہواؤں سے۔

ف۱۰۰ یعنی دریائی تجارتوں سے کسب معاش کرو۔

ف۱۰۱ ان نعمتوں کا اور اللہ کی توحید قبول کرو۔

ف۱۰۲ جو ان رسولوں کے صدق رسالت پر دلیل واضح تھیں تو اس قوم میں سے بعض ایمان لائے اور بعض نے کفر کیا۔

الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا ؕ وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۴۷﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ

مجرموں سے بدلہ لیا ف۱۰۳ اور ہمارے ذمہ کرم پر ہے مسلمانوں کی مدد فرمانا ف۱۰۴ اللہ ہے

يُرْسِلُ الرِّيٰحَ فَتُثِيْرُ سَحَابًا فَيَبْسُطُهٗ فِي السَّمَآءِ كَيْفَ يَشَآءُ

کہ بھیجتا ہے ہوائیں کہ ابھارتی ہیں بادل پھر اُسے پھیلا دیتا ہے آسمان میں جیسا چاہے ف۱۰۵

وَيَجْعَلُهٗ كِسَفًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ ۚ فَاِذَآ اَصَابَ بِهٖ

اور اسے پارہ پارہ کرتا ہے ف۱۰۶ تو تو دیکھے کہ اس کے بیچ میں سے مینہ نکل رہا ہے، پھر جب اُسے

مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖٓ اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ

پہنچاتا ہے ف۱۰۷ اپنے بندوں میں جس کی طرف چاہے جبھی وہ خوشیاں مناتے ہیں۔ اگرچہ اس کے

قَبْلِ اَنْ يُّنَزَّلَ عَلَيْهِمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمُبْلِسِيْنَ ﴿۴۹﴾ فَانْظُرْ اِلٰٓى اٰثٰرِ

اتارنے سے پہلے آس توڑے ہوئے تھے تو اللہ کی رحمت کے

رَحْمَتِ اللّٰهِ كَيْفَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ اِنَّ ذٰلِكَ لَمُحْيِ

اثر دیکھو ف۱۰۸ کیونکر زمین کو جلاتا ہے اس کے مرے پیچھے ف۱۰۹ بے شک یہ مُردوں

الْمَوْتٰى ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۵۰﴾ وَلَئِنْ اَرْسَلْنَا رِيْحًا فَرَاَوْهُ

کو زندہ کرے گا اور وہ سب کچھ کرسکتا ہے اور اگر ہم کوئی ہوا بھیجیں ف۱۱۰ جس

مُصْفَرًّا لَّظَلُّوْا مِنْۢ بَعْدِهٖ يَكْفُرُوْنَ ﴿۵۱﴾ فَاِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَ

سے وہ کھیتی کو زرد دیکھیں ف۱۱۱ تو ضرور اس کے بعد ناشکری کرنے لگیں ف۱۱۲ اس لیے کہ تم مردوں کو نہیں

لَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ ﴿۵۲﴾ وَمَآ اَنْتَ بِهٰدِ الْعُمْيِ

سُناتے ف۱۱۳ اور نہ بہروں کو پکارنا سناؤ جب وہ پیٹھ دے کر پھیریں ف۱۱۴ اور نہ تم اندھوں کو ف۱۱۵

عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ ؕ اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ يُّؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ

ان کی گمراہی سے راہ پر لاؤ تو تم اسی کو سناتے ہو جو ہماری آیتوں پر ایمان لائے تو وہ

مُّسْلِمُوْنَ ﴿۵۳﴾ ع اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ ضُعْفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْۢ

گردن رکھے ہوئے ہیں اللہ ہے جس نے تمہیں ابتدا میں کمزور بنایا ف۱۱۶ پھر تمہیں ناتوانی

ف۱۰۳ کہ دنیا میں انھیں عذاب کرکے ہلاک کردیا ف۱۰۴ یعنی انھیں نجات دینا اور کافروں کو ہلاک کرنا، اس میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو آخرت کی کامیابی اور اعداء پر فتح و نصرت کی بشارت دی گئی ہے ترمذی کی حدیث میں ہے جو مسلمان اپنے بھائی کی آبرو بچائے گا اللہ تعالیٰ اُسے روز قیامت جہنّم کی آگ سے بچائے گا یہ فرماکر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی کَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ ف۱۰۵ قلیل یا کثیر ف۱۰۶ یعنی کبھی تو اللہ تعالیٰ ابر محیط بھیج دیتا ہے، جس سے آسمان گھرا معلوم ہوتا ہے اور کبھی متفرق ٹکڑے علیحدہ علیحدہ۔

ف۱۰۷ یعنی مینہ کو

ف۱۰۸ یعنی بارش کے اثر جو اس پر مرتب ہوتے ہیں کہ بارش زمین کو سیراب کرتی ہے اس سے سبزہ نکلتا ہے، سبزے سے پھل پیدا ہوتے ہیں پھلوں میں غذائیت ہوتی ہے اور اس سے جانداروں کے اجسام کے قوام کو مدد پہنچتی ہے اور یہ دیکھو کہ اللہ تعالیٰ یہ سبزے اور پھل پیدا کرکے۔

ف۱۰۹ اور خشک میدان کو سبزہ زار بنا دیتا ہے جس کی یہ قدرت ہے۔

ف۱۱۰ ایسی جو کھیتی اور سبزے کے لیے مضر ہو۔

ف۱۱۱ بعد اس کے کہ وہ سرسبز و شاداب تھی۔

ف۱۱۲ یعنی کھیتی زرد ہونے کے بعد ناشکری کرنے لگیں اور پہلی نعمت سے بھی مکر جائیں۔ معنیٰ یہ ہیں کہ ان لوگوں کی حالت یہ ہے کہ جب انھیں رحمت پہنچتی ہے رزق ملتا ہے خوش ہو جاتے ہیں۔ اور جب کوئی سختی آتی ہے کھیتی خراب ہوتی ہے تو پہلی نعمتوں سے بھی مکر جاتے ہیں چاہیے تو یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے اور جب نعمت پہنچتی شکر بجالاتے اور جب بلا آتی صبر کرتے اور دُعا اور استغفار میں مشغول ہوتے اس کے بعد اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے حبیب اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تسلی فرماتا ہے کہ آپ ان لوگوں کی محرومی اور ان کے ایمان نہ لانے پر رنجیدہ نہ ہوں۔

ف۱۱۳ یعنی جن کے دل مر چکے اور ان سے کسی طرح قبولِ حق کی توقع نہیں رہی۔

ف۱۱۴ یعنی حق کے سننے سے بہرے ہوں اور بہرے بھی ایسے کہ پیٹھ دے کر پھر گئے ان سے کسی طرح سمجھنے کی امید نہیں۔

ف۱۱۵ یہاں اندھوں سے بھی دل کے اندھے مراد ہیں اس آیت سے بعض لوگوں نے مردوں کے نہ سننے پر استدلال کیا ہے۔ مگر یہ استدلال صحیح نہیں کیونکہ یہاں مُردوں سے مراد کفّار ہیں جو دنیوی زندگی تو رکھتے ہیں مگر پند و موعظت سے منتفع نہیں ہوتے اس لیے انہیں اموات سے تشبیہ دی گئی جو دار العمل سے گزر گئے اور وہ پند و نصیحت سے منتفع نہیں ہو سکتے۔ لہٰذا آیت سے مردوں کے نہ سننے پر سند لانا درست نہیں اور بکثرت احادیث سے مردوں کا سننا اور اپنی قبروں پر زیارت کے لیے آنے والوں کو پہچاننا ثابت ہے ف۱۱۶ اس میں انسان کے احوال کی طرف اشارہ ہے کہ پہلے وہ ماں کے پیٹ میں جنین تھا پھر بچہ ہوکر پیدا ہوا شیر خوار رہا یہ احوال نہایت ضعف کے ہیں۔

بَعْدِ ضُعْفٍ قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ ضُعْفًا وَّشَيْبَةً ؕ

سے طاقت بخشی ف۱۱۷ پھر قوت کے بعد ف۱۱۸ کمزوری اور بڑھاپا دیا بناتا ہے جو چاہے

يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۚ وَهُوَ الْعَلِيْمُ الْقَدِيْرُ ﴿۵۴﴾ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يُقْسِمُ

ف۱۱۹ اور وہی علم و قدرت والا ہے اور جس دن قیامت قائم ہوگی مجرم

الْمُجْرِمُوْنَ ۙ مَا لَبِثُوْا غَيْرَ سَاعَةٍ ؕ كَذٰلِكَ كَانُوْا يُؤْفَكُوْنَ ﴿۵۵﴾ وَ

قسم کھائیں گے کہ نہ رہے تھے مگر ایک گھڑی ف۱۲۰ وہ ایسے ہی اوندھے جاتے تھے ف۱۲۱ اور

قَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَالْاِيْمَانَ لَقَدْ لَبِثْتُمْ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ

بولے وہ جن کو علم اور ایمان ملا ف۱۲۲ بیشک تم رہے اللہ کے لکھے ہوئے میں ف۱۲۳ اٹھنے کے

اِلٰى يَوْمِ الْبَعْثِ ۚ فَهٰذَا يَوْمُ الْبَعْثِ وَلٰكِنَّكُمْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۵۶﴾

دن تک تو یہ ہے وہ دن اٹھنے کا ف۱۲۴ لیکن تم نہ جانتے تھے ف۱۲۵

فَيَوْمَئِذٍ لَّا يَنْفَعُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَعْذِرَتُهُمْ وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿۵۷﴾

تو اس دن ظالموں کو نفع نہ دے گی ان کی معذرت اور نہ ان سے کوئی راضی کرنا مانگے

وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ؕ وَلَئِنْ

ف۱۲۶ اور بے شک ہم نے لوگوں کے لیے اس قرآن میں ہر قسم کی مثال بیان فرمائی اور اگر تم ان

جِئْتَهُمْ بِاٰيَةٍ لَّيَقُوْلَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مُبْطِلُوْنَ ﴿۵۸﴾

کے پاس کوئی نشانی لاؤ تو ضرور کافر کہیں گے تم تو نہیں مگر باطل پر

كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۵۹﴾ فَاصْبِرْ

یوں ہی مہر کر دیتا ہے اللہ جاہلوں کے دلوں پر ف۱۲۸ تو صبر کرو ف۱۲۹

اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلَا يَسْتَخِفَّنَّكَ الَّذِيْنَ لَا يُوْقِنُوْنَ ﴿۶۰﴾ ع

بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے ف۱۳۰ اور تمہیں سبک نہ کر دیں وہ جو یقین نہیں رکھتے ف۱۳۱

سُوْرَةُ لُقْمٰنَ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اَرْبَعٌ وَّ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَّاَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ لقمان مکی ہے اس میں اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ۳۴ چونتیس آیتیں اور چار رکوع ہیں

قرء حفص بضم الضاد وفتحها فی الثلاثة لکن الضم مختار ۱۲

ف۱۱۷ یعنی بچپن کے ضعف کے بعد جوانی کی قوت عطا فرمائی ف۱۱۸ یعنی جوانی کی قوت کے بعد ف۱۱۹ ضعف اور قوت اور جوانی اور بڑھاپا یہ سب اللہ کے پیدا کیے سے ہیں۔

ف۱۲۰ یعنی آخرت کو دیکھ کر ان کو دنیا یا قبر میں رہنے کی مدت بہت تھوڑی معلوم ہوگی اس لیے وہ اس مدت کو ایک گھڑی سے تعبیر کریں گے۔

ف۱۲۱ یعنی ایسے ہی دنیا میں غلط اور باطل باتوں پر جمتے اور حق سے پھرتے تھے اور بعث کا انکار کرتے تھے جیسے کہ اب قبر یا دنیا میں ٹھہرنے کی مدت کو قسم کھا کر ایک گھڑی بتا رہے ہیں ان کی اس قسم سے اللہ تعالیٰ انھیں تمام اہل محشر کے سامنے رسوا کریگا اور سب دیکھیں گے کہ ایسے مجمع عام میں قسم کھا کر ایسا صریح جھوٹ بول رہے ہیں۔

ف۱۲۲ یعنی انبیاء اور ملائکہ اور مؤمنین انکار رد کریں گے اور فرمائیں گے کہ تم جھوٹ کہتے ہو۔

ف۱۲۳ یعنی جو اللہ تعالیٰ نے اپنے سابق علم میں لوح محفوظ میں لکھا اسی کے مطابق تم قبروں میں رہے۔

ف۱۲۴ جس کے تم دنیا میں منکر تھے۔

ف۱۲۵ دنیا میں کہ وہ حق ہے ضرور واقع ہوگا اب تم نے جانا کہ وہ دن آگیا اور اس کا آنا حق تھا تو اس وقت کا جاننا تمہیں نفع نہ دیگا جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

ف۱۲۶ یعنی نہ ان سے یہ کہا جائے کہ توبہ کر کے اپنے رب کو راضی کرو جیسا کہ دنیا میں ان سے توبہ طلب کی جاتی تھی

ف۱۲۷ تاکہ انھیں تنبیہ ہو اور انذار اپنے کمال کو پہنچے لیکن انھوں نے اپنی سیاہ باطنی اور سخت دلی کے باعث کچھ بھی فائدہ نہ اٹھایا بلکہ جب کوئی آیت قرآن آئی اس کو جھٹلایا اور اس کا انکار کیا۔

ف۱۲۸ جنھیں جانتا ہے کہ وہ گمراہی اختیار کریں گے ع ۶ ۹ اور حق والوں کو باطل پر بتائیں گے۔

ف۱۲۹ ان کی ایذا و عداوت پر۔

ف۱۳۰ آپ کی مدد فرمانے کا اور دین اسلام کو تمام دینوں پر غالب کرنے کا۔

ف۱۳۱ یعنی یہ لوگ جنھیں آخرت کا یقین نہیں ہے اور بعث و حساب کے منکر ہیں ان کی شدتیں اور ان کے انکار اور ان کے نالائق حرکات آپ کے لیے طیش اور قلق کا باعث نہ ہوں اور ایسا نہ ہو کہ آپ ان کے حق میں عذاب کی دعا کرنے میں جلدی فرمائیں ——— ف۱ سورۂ لقمان مکیہ ہے سوائے دو آیتوں کے جو وَلَوْ اَنَّ مَا فِی الْاَرْضِ سے شروع ہوتی ہیں اس سورت میں چار رکوع چونتیس ۳۴ آیتیں پانچ سو اڑتالیس ۵۴۸ کلمے دو ہزار ایک سو دس ۲۱۱۰ حرف ہیں۔

الٓمّٓ ﴿۱﴾ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ ﴿۲﴾ هُدًى وَّرَحْمَةً

یہ حکمت والی کتاب کی آیتیں ہیں ہدایت اور رحمت ہیں

لِّلْمُحْسِنِيْنَ ﴿۳﴾ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ

نیکوں کے لیے وہ جو نماز قائم رکھیں اور زکوٰۃ دیں

وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ﴿۴﴾ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ

اور آخرت پر یقین لائیں وہی اپنے رب کی ہدایت پر ہیں

وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۵﴾ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ

اور انھیں کا کام بنا اور کچھ لوگ کھیل کی باتیں خریدتے ہیں

الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖ وَّيَتَّخِذَهَا

ف۲ کہ اللہ کی راہ سے بہکا دیں بے سمجھے ف۳ اور اُسے ہنسی بنا

هُزُوًا ۭ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۶﴾ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا

لیں اُن کے لیے ذلّت کا عذاب ہے اور جب اس پر ہماری آیتیں

وَلّٰى مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا كَاَنَّ فِيْٓ اُذُنَيْهِ وَقْرًا ۚ

پڑھی جائیں تو تکبّر کرتا ہوا پھرے ف۴ جیسے انھیں سنا ہی نہیں جیسے اس کے کانوں

فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۷﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

میں ٹینٹ ہے ف۵ تو اُسے دردناک عذاب کا مژدہ دو۔ بے شک جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے

لَهُمْ جَنّٰتُ النَّعِيْمِ ﴿۸﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ۭ وَهُوَ

ان کے لیے چین کے باغ ہیں ہمیشہ ان میں رہیں گے۔ اللہ کا وعدہ ہے سچا اور وہی عزت

الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۹﴾ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا وَاَلْقٰى

وحکمت والا ہے اس نے آسمان بنائے بے ایسے ستونوں کے جو تمھیں نظر آئیں

فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَاۗبَّةٍ ۭ

ف۶ اور زمین میں ڈالے لنگر ف۷ کہ تمھیں لے کر نہ کانپے اور اس میں ہر قسم کے جانور پھیلائے

ف۲ لہو یعنی کھیل ہر اس باطل کو کہتے ہیں جو آدمی کو نیکی سے اور کام کی باتوں سے غفلت میں ڈالے کہانیاں افسانے اسی میں داخل ہیں شانِ نزول یہ آیت نضر بن حارث بن کلدہ کے حق میں نازل ہوئی جو تجارت کے سلسلہ میں دوسرے ملکوں میں سفر کیا کرتا تھا اس نے عجمیوں کی کتابیں خریدیں جن میں قصّے کہانیاں تھیں وہ قریش کو سناتا اور کہتا سرورِ کائنات (محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) تمھیں عاد و ثمود کے واقعات سناتے ہیں اور میں رستم و اسفندیار اور شاہانِ فارس کی کہانیاں سناتا ہوں کچھ لوگ ان کہانیوں میں مشغول ہو گئے اور قرآن پاک سننے سے رہ گئے اس پر یہ آیت نازل ہوئی

ف۳ یعنی براہ جہالت لوگوں کو اسلام میں داخل ہونے اور قرآن کریم سننے سے روکیں اور آیاتِ الٰہیہ کے ساتھ تمسخر کریں۔

ف۴ اور ان کی طرف التفات نہ کرے۔

ف۵ اور وہ بہرا ہے۔

ف۶ یعنی کوئی ستون نہیں ہے۔ تمھاری نظر خود اس کی شاہد ہے۔

ف۷ بلند پہاڑوں کے۔

وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيْمٍ ﴿۱۰﴾

اور ہم نے آسمان سے پانی اتارا ف۸ تو زمین میں ہر نفیس جوڑا اُگایا ف۹

هٰذَا خَلْقُ اللّٰهِ فَاَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقَ الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ؕ بَلِ

یہ تو اللہ کا بنایا ہوا ہے ف۱۰ مجھے وہ دکھاؤ ف۱۱ جو اس کے سوا اوروں نے بنایا ف۱۲ بلکہ ظالم

الظّٰلِمُوْنَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۱۱﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ

کھلی گمراہی میں ہیں اور بے شک ہم نے لقمٰن کو حکمت عطا فرمائی

اَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِ ؕ وَمَنْ يَّشْكُرْ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ كَفَرَ

ف۱۳ کہ اللہ کا شکر کرو ف۱۴ اور جو شکر کرے وہ اپنے بھلے کو شکر کرتا ہے ف۱۵ اور جو ناشکری

فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ﴿۱۲﴾ وَاِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَهُوَ يَعِظُهٗ

کرے تو بے شک اللہ بے پروا ہے سب خوبیوں سراہا۔ اور یاد کرو جب لقمٰن نے اپنے

يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۳﴾ وَوَصَّيْنَا

بیٹے سے کہا اور وہ نصیحت کرتا تھا۔ اے میرے بیٹے اللہ کا کسی کو شریک نہ کرنا۔ بیشک شرک بڑا ظلم ہے

الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ ۚ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ وَّفِصٰلُهٗ

ف۱۷ اور ہم نے آدمی کو اس کے ماں باپ کے بارے میں تاکید فرمائی ف۱۸ اس کی ماں نے اُسے پیٹ میں رکھا

فِيْ عَامَيْنِ اَنِ اشْكُرْ لِيْ وَلِوَالِدَيْكَ ؕ اِلَيَّ الْمَصِيْرُ ﴿۱۴﴾ وَاِنْ

کمزوری پر کمزوری جھیلتی ہوئی ف۱۹ اور اس کا دودھ چھوٹنا دو برس میں ہے یہ کہ حق مان میرا اور اپنے ماں

جَاهَدٰكَ عَلٰۤى اَنْ تُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا

باپ کا ف۲۰ آخر مجھی تک آنا ہے اور اگر وہ دونوں تجھ سے کوشش کریں کہ میرا شریک ٹھہرائے ایسی چیز کو

وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوْفًا ۪ وَّاتَّبِعْ سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَيَّ ۚ

جس کا تجھے علم نہیں ف۲۱ تو ان کا کہنا نہ مان ف۲۲ اور دنیا میں اچھی طرح ان کا ساتھ دے ف۲۳ اور اس کی راہ چل جو

ثُمَّ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۵﴾ يٰبُنَيَّ اِنَّهَا

میری طرف رجوع لایا ف۲۴ پھر میری ہی طرف تمہیں پھر آنا ہے تو میں بتا دوں گا جو تم کرتے تھے ف۲۵ اے میرے بیٹے برائی

ف۸ اپنے فضل سے بارش کی ف۹ عمدہ اقسام کے نباتات پیدا کیے ف۱۰ جو تم دیکھ رہے ہو ف۱۱ اے مشرکو ف۱۲ یعنی بتوں نے جنہیں تم مستحق عبادت قرار دیتے ہو ف۱۳ محمد بن اسحٰق نے کہا کہ لقمان کا نسب یہ ہے لقمان بن ناحور بن تارخ وہب کا قول ہے کہ حضرت لقمان حضرت ایوب علیہ السلام کے بھانجے تھے مقاتل نے کہا کہ حضرت ایوب علیہ السلام کی خالہ کے فرزند تھے واقدی نے کہا کہ بنی اسرائیل میں قاضی تھے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ آپ ہزار سال زندہ رہے اور حضرت داؤد علیہ السلام کا زمانہ پایا اور ان سے علم اخذ کیا اور ان کے زمانہ میں فتویٰ دینا ترک کر دیا اگرچہ پہلے سے فتوے دیتے تھے آپ کی نبوت میں اختلاف ہے اکثر علماء اسی طرف ہیں کہ آپ حکیم تھے نبی نہ تھے حکمت عقل وفہم کو کہتے ہیں اور کہا گیا ہے کہ حکمت وہ علم ہے جس کے مطابق عمل کیا جائے بعض نے کہا کہ حکمت معرفت اور اصابت فی الامور کو کہتے ہیں اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ حکمت ایسی شئے ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو جس کے دل میں رکھتا ہے اس کے دل کو روشن کر دیتی ہے ف۱۴ اس نعمت پر کہ اللہ تعالیٰ نے حکمت عطا کی۔ ف۱۵ کیونکہ شکر سے نعمت زیادہ ہوتی ہے اور ثواب ملتا ہے ف۱۶ حضرت لقمان علی نبینا وعلیہ السلام کے ان صاحبزادے کا نام انعم یا اشکم تھا اور انسان کا اعلیٰ مرتبہ یہ ہے کہ وہ خود کامل ہو اور دوسرے کی تکمیل کرے تو حضرت لقمان علی نبینا وعلیہ السلام کا کامل ہونا تو اٰتَيْنَا لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ میں بیان فرما دیا اور دوسرے کی تکمیل کرنا وَهُوَ يَعِظُهٗ سے ظاہر فرمایا اور نصیحت بیٹے کو کی اس سے معلوم ہوا کہ نصیحت میں گھر والوں اور قریب تر لوگوں کو مقدم کرنا چاہیئے اور نصیحت کی ابتدا منع شرک سے فرمائی اس سے معلوم ہوا کہ یہ نہایت اہم ہے۔ ف۱۷ کیونکہ اس میں غیر مستحق عبادت کو مستحق عبادت کے برابر قرار دینا ہے اور عبادت کو اس کے محل کے خلاف رکھنا یہ دونوں باتیں ظلم عظیم ہیں۔ ف۱۸ کہ ان کا فرمانبردار رہے اور ان کے ساتھ نیک سلوک (جیسا کہ اسی آیت میں آگے ارشاد ہے) ف۱۹ یعنی اس کا ضعف دم بدم ترقی پر ہوتا ہے جتنا حمل بڑھتا جاتا ہے بار زیادہ ہوتا ہے اور ضعف ترقی کرتا ہے عورت کو حاملہ ہونے کے بعد ضعف اور تعب اور مشقتیں پہنچتی رہتی ہیں حمل خود ضعیف کرنے والا ہے درد زہ پر ضعف ہے اور وضع اس پر اور مزید شدت ہے دودھ پلانا ان سب پر مزید برآں ہے۔ ف۲۰ یہ وہ تاکید ہے جس کا ذکر اوپر فرمایا تھا سفیان بن عیینہ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا کہ جس نے پنجگانہ نمازیں ادا کیں وہ اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لایا اور جس نے پنجگانہ نمازوں کے بعد والدین کے لیے دعائیں کیں اس نے والدین کی شکر گزاری کی۔ ف۲۱ یعنی علم سے تو کسی کو میرا شریک ٹھہرا ہی نہیں سکتے کیونکہ میرا شریک محال ہے ہو ہی نہیں سکتا اب جو کوئی بھی کہے گا تو بے علمی ہی سے کسی چیز کے شریک ٹھہرانے کو کہے گا ایسا اگر ماں باپ بھی کہیں ف۲۲ نخعی نے کہا کہ والدین کی اطاعت واجب ہے لیکن اگر وہ شرک کا حکم کریں تو ان کی اطاعت نہ کر کیونکہ خالق کی نافرمانی کرنے میں کسی مخلوق کی اطاعت روا نہیں ف۲۳ حسن اخلاق اور حسن سلوک اور احسان وتحمل کے ساتھ ف۲۴ یعنی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کی راہ اسی کو مذہب سنت وجماعت کہتے ہیں ف۲۵ تمہارے اعمال کی جزاء دیکر وَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ سے یہاں تک جو مضمون ہے یہ حضرت لقمان علی نبینا وعلیہ السلام کا نہیں ہے بلکہ انھوں نے اپنے صاحبزادے کو اللہ تعالیٰ کے شکر نعمت کا حکم دیا تھا اور شرک کی ممانعت کی تھی تو اللہ تعالیٰ نے والدین کی اطاعت اور اس کا محل ارشاد فرما دیا اس کے بعد پھر حضرت لقمان علی نبینا وعلیہ السلام کا مقولہ ذکر کیا جاتا ہے کہ انھوں نے اپنے فرزند سے فرمایا۔

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

إِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِي صَخْرَةٍ أَوْ فِي
اگر رائی کے دانہ برابر ہو پھر وہ پتھر کی طرح چٹان میں یا
السَّمٰوٰتِ أَوْ فِي الْأَرْضِ يَأْتِ بِهَا اللّٰهُ ۗ إِنَّ اللّٰهَ لَطِيفٌ خَبِيرٌ ﴿١٦﴾
آسمانوں میں یا زمین میں کہیں ہو ف۲۶ اللہ اسے لے آئیگا ف۲۷ بیشک اللہ ہر باریکی کا جاننے
يٰبُنَيَّ أَقِمِ الصَّلٰوةَ وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ
والا خبردار ہے ف۲۸ اے میرے بیٹے نماز برپا رکھ اور اچھی بات کا حکم دے اور بُری بات سے منع کر اور جو
عَلٰى مَآ أَصَابَكَ ۖ إِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ ﴿١٧﴾ وَلَا تُصَعِّرْ
افتاد تجھ پر پڑے ف۲۹ اس پر صبر کر بیشک یہ ہمت کے کام ہیں ف۳۰ اور کسی سے بات کرنے
خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا ۖ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ
میں ف۳۱ اپنا رخسارہ کج نہ کر ف۳۲ اور زمین میں اترا تا نہ چل بے شک اللہ کو نہیں بھاتا
كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ ﴿١٨﴾ وَاقْصِدْ فِي مَشْيِكَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ ۚ
کوئی اترا تا فخر کرتا اور میانہ چال چل ف۳۳ اور اپنی آواز کچھ پست کر ف۳۴
إِنَّ أَنْكَرَ الْأَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيرِ ﴿١٩﴾ أَلَمْ تَرَوْا أَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ
بے شک سب آوازوں میں بُری آواز گدھوں کی ف۳۵ کیا تم نے نہ دیکھا کہ اللہ نے تمہارے لیے
مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَأَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهُ ظَاهِرَةً وَّ
کام میں لگائے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہیں ف۳۶ اور تمہیں بھرپور دیں اپنی نعمتیں ظاہر اور
بَاطِنَةً ۗ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّلَا هُدًى
چھپی ف۳۷ اور بعضے آدمی اللہ کے بارے میں جھگڑتے ہیں یوں کہ نہ علم نہ عقل نہ کوئی
وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِيرٍ ﴿٢٠﴾ وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّبِعُوا مَآ أَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوا بَلْ
روشن کتاب ف۳۸ اور جب ان سے کہا جائے اس کی پیروی کرو جو اللہ نے اتارا تو کہتے ہیں بلکہ
نَتَّبِعُ مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ۗ أَوَلَوْ كَانَ الشَّيْطٰنُ يَدْعُوهُمْ إِلٰى
ہم تو اس کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا ف۳۹ کیا اگرچہ شیطان ان کو عذاب دوزخ کی طرف

ف۲۶ کیسی ہی پوشیدہ جگہ ہو اللہ تعالیٰ سے نہیں چھپ سکتی ف۲۷ روز قیامت اور اس کا حساب فرمائے گا ف۲۸ یعنی ہر صغیر و کبیر اس کے احاطۂ علمی میں ہے ف۲۹ امر معروف و نہی عن المنکر کرنے سے ف۳۰ ان کا کرنا لازم ہے اس آیت سے معلوم ہوا کہ نماز اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اور صبر برایذاء یہ ایسی طاعتیں ہیں جن کا تمام امتوں میں حکم تھا ف۳۱ براہ تکبر۔

ف۳۲ یعنی جب آدمی بات کریں تو انھیں حقیر جان کر ان کی طرف رُخ پھیرنا جیسا متکبرین کا طریقہ ہے اختیار نہ کرنا غنی و فقیر سب کے ساتھ تواضع پیش آنا۔

ف۳۳ نہ بہت تیز نہ بہت سُست کہ یہ دونوں باتیں مذموم ہیں ایک میں شانِ تکبر ہے اور ایک میں چھچھورا پن حدیث شریف میں ہے کہ بہت تیز چلنا مومن کا وقار کھوتا ہے۔

ف۳۴ یعنی شور و شغب اور چیخنے چلانے سے احتراز کر۔

ف۳۵ مدعا یہ ہے کہ شور مچانا اور آواز بلند کرنا مکروہ و ناپسندیدہ ہے اور اس میں کچھ فضیلت نہیں ہے گدھے کی آواز باوجود بلند ہونے کے مکروہ اور وحشت انگیز ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نرم آواز سے کلام کرنا پسند تھا۔ اور سخت آواز سے بولنے کو ناپسند رکھتے تھے۔

ف۳۶ آسمانوں میں مثل سورج چاند تاروں کے جن سے تم نفع اٹھاتے ہو اور زمینوں میں دریا نہریں کانیں پہاڑ درخت پھل چوپائے وغیرہ جن سے تم فائدے حاصل کرتے ہو۔

ع ۲ ۱۸

ف۳۷ ظاہری نعمتوں سے درستی اعضاء و حواس خمسہ ظاہرہ اور حسن و شکل و صورت مراد ہیں اور باطنی نعمتوں سے علم معرفت و ملکات فاضلہ وغیرہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نعمت ظاہرہ تو اسلام و قرآن ہے اور نعمت باطنہ یہ ہے کہ تمہارے گناہوں پر پردے ڈال دیئے تمہارا افشاء حال نہ کیا۔ سزا میں جلدی نہ فرمائی بعض مفسرین نے فرمایا کہ نعمت ظاہرہ درستی اعضاء اور حسن صورت ہے اور نعمت باطنہ اعتقاد قلبی ایک قول یہ بھی ہے کہ نعمت ظاہرہ رزق ہے اور باطنہ حسن خلق ایک قول یہ ہے کہ نعمت ظاہرہ احکام شرعیہ کا ہلکا ہونا ہے اور نعمت باطنہ شفاعت ایک قول یہ ہے نعمت ظاہرہ اسلام کا غلبہ اور دشمنوں پر فتح یاب ہونا ہے اور نعمت باطنہ ملائکہ کا امداد کے لیے آنا ایک قول یہ ہے کہ نعمت ظاہرہ رسول کا اتباع ہے اور نعمت باطنہ ان کی محبت رزقنا اللہ تعالیٰ اتباعہ و محبتہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

ف۳۸ تو جو کہیں گے جہل و نادانی ہوگا اور شانِ الٰہی میں اس طرح کی جرارت و لب کشائی نہایت بے جا اور گمراہی ہے شانِ نزول یہ آیت نضر بن حارث دابی بن خلف وغیرہ کفار کے حق میں نازل ہوئی جو باوجود بے علم و جاہل ہونے کے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات کے متعلق جھگڑے کیا کرتے تھے ف۳۹ یعنی اپنے باپ دادا کے طریقے ہی پر رہیں گے اس پر اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے۔

عَذَابِ السَّعِيْرِ ﴿۲۱﴾ وَمَنْ يُّسْلِمْ وَجْهَهٗٓ اِلَى اللّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ

بلاتا ہو ف۴۰ تو جو اپنا مُنہ اللہ کی طرف جھکا دے ف۴۱ اور ہو نیکوکار تو بیشک اس نے

اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ؕ وَاِلَى اللّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ﴿۲۲﴾ وَمَنْ كَفَرَ

مضبوط گرہ تھامی اور اللہ ہی کی طرف ہے سب کاموں کی انتہا۔ اور جو کفر

فَلَا يَحْزُنْكَ كُفْرُهٗ ؕ اِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ فَنُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ

کرے تو تم ف۴۲ اس کے کفر سے غم نہ کھاؤ انھیں ہماری ہی طرف پھرنا ہے ہم انھیں بتا دیں گے جو کرتے تھے ف۴۳

بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۲۳﴾ نُمَتِّعُهُمْ قَلِيْلًا ثُمَّ نَضْطَرُّهُمْ اِلٰى عَذَابٍ غَلِيْظٍ ﴿۲۴﴾

بیشک اللہ دلوں کی بات جانتا ہے۔ ہم انھیں کچھ برتنے دیں گے ف۴۴ پھر انھیں بے بس کر کے سخت عذاب کی طرف

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؕ قُلِ

لے جائیں گے ف۴۵ اور اگر تم ان سے پوچھو کس نے بنائے آسمان اور زمین تو ضرور کہیں گے اللہ نے تم فرماؤ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۵﴾ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ

سب خوبیاں اللہ کو ف۴۶ بلکہ ان میں اکثر جانتے نہیں اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں

اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿۲۶﴾ وَلَوْ اَنَّ مَا فِي الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ

ہے ف۴۷ بیشک اللہ ہی بے نیاز ہے سب خوبیوں سراہا۔ اور اگر زمین میں جتنے پیڑ ہیں سب قلمیں ہو جائیں اور

وَّالْبَحْرُ يَمُدُّهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ سَبْعَةُ اَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمٰتُ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

سمندر اس کی سیاہی ہو اس کے پیچھے سات سمندر اور ف۴۸ تو اللہ کی باتیں ختم ہوں گی ف۴۹ بیشک اللہ عزت و

عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۷﴾ مَا خَلْقُكُمْ وَلَا بَعْثُكُمْ اِلَّا كَنَفْسٍ وَّاحِدَةٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

حکمت والا ہے۔ تم سب کا پیدا کرنا اور قیامت میں اٹھانا ایسا ہی ہے جیسا ایک جان کا ف۵۰ بیشک

سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ﴿۲۸﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ

اللہ سنتا دیکھتا ہے اے سننے والے کیا تو نے نہ دیکھا کہ اللہ رات لاتا ہے دن کے حصہ میں اور دن

فِي الَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۙ كُلٌّ يَّجْرِيْٓ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى

کرتا ہے رات کے حصے میں ف۵۱ اور اس نے سورج اور چاند کام میں لگائے ف۵۲ ہر ایک ایک مقرر میعاد تک چلتا

ف۴۰ جب بھی وہ اپنے دادا ہی کی پیروی کیے جائیں گے ف۴۱ دین خالص اس کے لیے قبول کرے اس کی عبادت میں مشغول ہو اپنے کام اس پر تفویض کرے اسی پر بھروسا رکھے ف۴۲ اے سید انبیا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ف۴۳ یعنی ہم انھیں اُن کے اعمال کی سزا دیں گے ف۴۴ یعنی تھوڑی مہلت دیں گے کہ وہ دُنیا کے مزے اٹھائیں ف۴۵ آخرت میں اور وہ دوزخ کا عذاب ہے جس سے وہ رہائی نہ پائیں گے ف۴۶ یہ اُن کے اقرار پر انھیں الزام دینا ہے کہ جس نے آسمان و زمین پیدا کیے وہ اللہ وحدہٗ لاشریک لہٗ ہے تو واجب ہوا کہ اس کی حمد کی جائے اس کا شکر ادا کیا جائے اور اس کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کی جائے۔

ف۴۷ سب اس کے مملوک مخلوق اور بندے ہیں تو اس کے سوا کوئی مستحق عبادت نہیں۔

ف۴۸ اور ساری خلق اللہ تعالیٰ کے کلمات کو لکھے اور وہ تمام قلم اور ان تمام سمندروں کی سیاہی ختم ہو جائے۔

ف۴۹ کیونکہ معلومات الٰہیہ غیر متناہی ہیں۔ شانِ نزول جب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ طیبہ تشریف لائے تو یہود کے علما و احبار نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا کہ ہم نے سُنا ہے کہ آپ فرماتے ہیں وما اُوْتِیْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِیْلًا یعنی تمھیں تھوڑا علم دیا گیا تو اس سے آپ کی مراد ہم لوگ ہیں یا صرف اپنی قوم فرمایا سب مراد ہیں انھوں نے کہا کیا آپ کی کتاب میں یہ نہیں ہے کہ ہمیں توریت دی گئی ہے اس میں ہر شے کا علم ہے حضور نے فرمایا کہ ہر شے کا علم بھی علم الٰہی کے حضور قلیل ہے اور تمھیں تو اللہ تعالیٰ نے اتنا علم دیا ہے کہ اس پر عمل کرو تو نفع پاؤ انھوں نے کہا کہ آپ کیسے یہ خیال فرماتے ہیں آپ کا قول تو یہ ہے کہ جسے حکمت دی گئی اسے خیر کثیر دی گئی تو علم قلیل اور خیر کثیر کیسے جمع ہو اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اس تقدیر پر یہ آیت مدنی ہوگی ایک قول یہ بھی ہے کہ یہود نے قریش سے کہا تھا کہ مکہ میں جا کر رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس طرح کا کلام کریں ایک قول یہ ہے کہ مشرکین نے یہ کہا تھا کہ قرآن اور جو کچھ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لاتے ہیں، یہ عنقریب تمام ہو جائے گا پھر قصہ ختم اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی

ف۵۰ اللہ پر کچھ دشوار نہیں اس کی قدرت یہ ہے کہ ایک کُن سے سب کو پیدا کر دے۔

ف۵۱ یعنی ایک کو گھٹا کر دوسرے کو بڑھا کر اور جو وقت ایک میں سے گھٹاتا ہے دوسرے میں بڑھا دیتا ہے ف۵۲ بندوں کے نفع کے لیے ف۵۳ یعنی روز قیامت تک یا اپنے اپنے اوقاتِ معینہ تک سورج آخر سال تک اور چاند آخر ماہ تک۔

وَّاَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۲۹﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّ مَا

ہے ف۵۳ اور یہ کہ اللہ تمہارے کاموں سے خبردار ہے یہ اس لیے کہ اللہ ہی حق ہے ف۵۴ اور اس کے

يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الْبَاطِلُ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ﴿۳۰﴾ اَلَمْ تَرَ

سوا جن کو پوجتے ہیں سب باطل ہیں ف۵۵ اور اس لیے کہ اللہ ہی بلند بڑائی والا ہے کیا تو نے

اَنَّ الْفُلْكَ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِنِعْمَتِ اللّٰهِ لِيُرِيَكُمْ مِّنْ اٰيٰتِهٖ ؕ اِنَّ فِيْ

نہ دیکھا کہ کشتی دریا میں چلتی ہے اللہ کے فضل سے ف۵۶ تاکہ تمہیں وہ اپنی ف۵۷ کچھ نشانیاں

ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ﴿۳۱﴾ وَاِذَا غَشِيَهُمْ مَّوْجٌ كَالظُّلَلِ

دکھائے بیشک اس میں نشانیاں ہیں ہر بڑے صبر کرنیوالے شکر گزار کو ف۵۸ اور جب ان پر ف۵۹ آپڑتی ہے

دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۚ فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ اِلَى الْبَرِّ فَمِنْهُمْ

کوئی موج پہاڑوں کی طرح تو اللہ کو پکارتے ہیں نرے اسی پر عقیدہ رکھتے ہوئے ف۶۰ پھر جب انہیں خشکی

مُّقْتَصِدٌ ؕ وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا كُلُّ خَتَّارٍ كَفُوْرٍ ﴿۳۲﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا

کی طرف بچا لاتا ہے تو ان میں کوئی اعتدال پر رہتا ہے ف۶۱ اور ہماری آیتوں کا انکار نہ کریگا مگر ہر بڑا

رَبَّكُمْ وَاخْشَوْا يَوْمًا لَّا يَجْزِيْ وَالِدٌ عَنْ وَّلَدِهٖ ۫ وَلَا مَوْلُوْدٌ هُوَ

بے وفا ناشکرا۔ اے لوگو ف۶۲ اپنے رب سے ڈرو اور اس دن کا خوف کرو جس میں کوئی باپ اپنے بچہ کے کام نہ

جَازٍ عَنْ وَّالِدِهٖ شَيْـًٔا ؕ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ

آئیگا اور نہ کوئی کامی بچہ اپنے باپ کو کچھ نفع دے ف۶۳ بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے ف۶۴ تو ہرگز تمہیں

الدُّنْيَا ۪ وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ﴿۳۳﴾ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ

دھوکا نہ دے دنیا کی زندگی ف۶۵ اور ہرگز تمہیں اللہ کے علم پر دھوکا نہ دے وہ بڑا فریبی ف۶۶ بیشک اللہ کے

وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ ۚ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْاَرْحَامِ ؕ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ

پاس ہے قیامت کا علم ف۶۷ اور اتارتا ہے مینہ اور جانتا ہے جو کچھ ماؤں کے پیٹ میں ہے اور کوئی جان

غَدًا ؕ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌۢ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ﴿۳۴﴾

نہیں جانتی کہ کل کیا کمائے گی اور کوئی جان نہیں جانتی کہ کس زمین میں مرے گی بے شک اللہ جاننے والا بتانیوالا ہے ف۶۸

ف۵۲ وہی ان اشیاء مذکورہ پر قادر ہے تو وہی مستحق عبادت ہے ف۵۳ فنا ہونے والے ان میں سے کوئی مستحق عبادت نہیں ہوسکتا ف۵۴ اس کی رحمت اور اس کے احسان سے ف۵۵ عجائب قدرت کی۔
ف۵۶ جو بلاؤں پر صبر کرے اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر گزار ہو صبر و شکر یہ دونوں صفتیں مومن کی ہیں ف۵۷ یعنی کفار پر ف۵۸ اور اس کے حضور تضرع اور زاری کرتے ہیں اور اسی سے دعا و التجا اس وقت ماسوا کو بھول جاتے ہیں ف۵۹ اپنے ایمان و اخلاص پر قائم رہتا ہے کفر کی طرف نہیں لوٹتا شان نزول کہا گیا ہے کہ یہ آیت عکرمہ بن ابی جہل کے حق میں نازل ہوئی جس سال مکہ مکرمہ کی فتح ہوئی تو وہ سمندر کی طرف بھاگ گئے وہاں بادِ مخالف نے گھیرا اور خطرے میں پڑ گئے تو عکرمہ نے کہا کہ اگر اللہ تعالیٰ ہمیں اس خطرے سے نجات دے تو میں ضرور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر ہاتھ میں ہاتھ دے دوں گا یعنی اطاعت کروں گا اللہ تعالیٰ نے کرم کیا ہوا ٹھہر گئی اور عکرمہ مکہ مکرمہ کی طرف آگئے اور اسلام لائے اور بڑا مخلصانہ اسلام لائے اور بعض ان میں ایسے تھے، جنہوں نے عہد وفا نہ کیا۔ ان کی نسبت اگلے جملہ میں ارشاد ہوتا ہے۔
ف۶۰ یعنی اے اہل مکہ
ف۶۱ روز قیامت ہر انسان نفسی نفسی کہتا ہوگا اور باپ بیٹے کے اور بیٹا باپ کے کام نہ آسکے گا نہ کافروں کی مسلمان اولاد انھیں فائدہ پہنچا سکے گی نہ مسلمان ماں باپ کافر اولاد کو۔
ف۶۲ ایسا دن ضرور آنا اور بعث و حساب و جزاء کا وعدہ ضرور پورا ہونا ہے۔
ف۶۳ جس کی تمام نعمتیں اور لذتیں فانی کہ ان کے شیفتہ ہو کر نعمت ایمان سے محروم رہ جاؤ۔
ف۶۴ یعنی شیطان دور دراز کی امیدوں میں ڈال کر معصیتوں میں مبتلا نہ کر دے۔
ف۶۵ شان نزول یہ آیت حارث بن عمرو کے حق میں نازل ہوئی، جس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر قیامت کا وقت دریافت کیا تھا اور یہ کہا تھا کہ میں نے کھیتی بوئی ہے۔ خبر دیجئے مینہ کب آئے گا اور میری عورت حاملہ ہے، مجھے بتایئے کہ اس کے پیٹ میں کیا ہے لڑکا یا لڑکی یہ تو مجھے معلوم ہے کہ کل میں نے کیا کیا یہ مجھے بتایئے کہ آئندہ کل کو کیا کروں گا یہ بھی میں جانتا ہوں کہ میں کہاں پیدا ہوا مجھے یہ بتایئے کہ کہاں مروں گا اس کے جواب میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی
ع ۴ ۱۳ ف۶۶ جس کو چاہے اپنے اولیا اور اپنے محبوبوں میں سے انھیں خبردار کرے اس آیت میں جن پانچ چیزوں کے علم کی خصوصیت اللہ تبارک و تعالیٰ کے ساتھ بیان فرمائی گئی۔ انھیں کی نسبت سورۂ جن میں ارشاد ہوا عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖۤ اَحَدًا ۙ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ غرض یہ کہ بغیر اللہ تعالیٰ کے بتائے ان چیزوں کا علم کسی کو نہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے محبوبوں میں سے جسے چاہے بتائے اور اپنے پسندیدہ رسولوں کو بتانے کی خبر خود اس نے سورۂ جن میں دی ہے۔ خلاصہ یہ کہ علم غیب اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے اور انبیاء و اولیاء کو غیب کا علم اللہ تعالیٰ کی تعلیم سے بطریق معجزہ و کرامت عطا ہوتا ہے یہ اس اختصاص کے منافی نہیں اور کثیر آیتیں اور حدیثیں اس پر دلالت کرتی ہیں بارش کا وقت اور حمل میں کیا ہے اور کل کو کیا کرے اور کہاں مرے گا ان امور کی خبریں بکثرت اولیاء و انبیاء نے دی ہیں اور قرآن و حدیث سے ثابت ہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو فرشتوں نے حضرت اسحٰق علیہ السلام کے پیدا ہونے کی اور حضرت زکریا علیہ السلام کو حضرت یحییٰ علیہ السلام کے پیدا ہونے کی اور حضرت مریم کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پیدا ہونے کی خبریں دیں تو ان فرشتوں کو بھی پہلے سے معلوم تھا کہ ان حملوں میں کیا ہے اور ان حضرات کو بھی جنہیں فرشتوں نے اطلاعیں دی تھیں اور ان سب کا جاننا قرآن کریم سے ثابت ہے تو آیت کے معنی قطعاً یہی ہیں کہ بغیر اللہ تعالیٰ کے بتائے کوئی

سُوْرَةُ السَّجْدَةِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَلٰثُوْنَ اٰيَةً ثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۂ سجدہ مکی ہے اس میں اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے تیس آیتیں اور تین رکوع ہیں

الٓمّٓ ﴿۱﴾ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲﴾ اَمْ

کتاب اتارنا ف۲ بے شک پروردگار عالم کی طرف سے ہے کیا

يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ۚ بَلْ هُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اَتٰىهُمْ

کہتے ہیں ف۳ ان کی بنائی ہوئی ہے ف۴ بلکہ وہی حق ہے تمہارے رب کی طرف سے کہ تم ڈر سناؤ ایسے

مِّنْ نَّذِيْرٍ مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ﴿۳﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ

لوگوں کو جن کے پاس تم سے پہلے کوئی ڈر سنانے والا نہ آیا ف۵ اس امید پر کہ وہ راہ پائیں اللہ ہے جس

وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ؕ

نے آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے بیچ میں ہے چھ دن میں بنائے پھر عرش پر استوا فرمایا ف۶

مَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا شَفِيْعٍ ؕ اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۴﴾ يُدَبِّرُ

اس سے چھوٹ کر تمہارا کوئی حمایتی نہ سفارشی ف۷ تو کیا تم دھیان نہیں کرتے کام کی

الْاَمْرَ مِنَ السَّمَآءِ اِلَى الْاَرْضِ ثُمَّ يَعْرُجُ اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ كَانَ

تدبیر فرماتا ہے آسمان سے زمین تک ف۸ پھر اسی کی طرف رجوع کرے گا ف۹ اس دن کہ جس

مِقْدَارُهٗٓ اَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ﴿۵﴾ ذٰلِكَ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ

کی مقدار ہزار برس ہے تمہاری گنتی میں ف۱۰ یہ ف۱۱ ہے ہر نہاں اور عیاں کا جاننے والا

الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۶﴾ الَّذِيْٓ اَحْسَنَ كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ وَبَدَاَ خَلْقَ

عزت و رحمت والا وہ جس نے جو چیز بنائی خوب بنائی ف۱۲ اور پیدائش انسان کی ابتدا

الْاِنْسَانِ مِنْ طِيْنٍ ﴿۷﴾ ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهٗ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ مَّآءٍ

مٹی سے فرمائی ف۱۳ پھر اس کی نسل رکھی ایک بے قدر پانی کے خلاصہ سے

مَّهِيْنٍ ﴿۸﴾ ثُمَّ سَوّٰىهُ وَنَفَخَ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِهٖ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ

ف۱۴ پھر اسے ٹھیک کیا اور اس میں اپنی طرف کی روح پھونکی ف۱۵ اور تمہیں کان

نہیں جانتا اس کے یہ معنی لینا کہ اللہ تعالیٰ کے بتائے سے بھی کوئی نہیں جانتا محض باطل اور صدہا آیات واحادیث کے خلاف ہے (خازن بیضاوی احمدی روح البیان وغیرہ)

ف۱ سورۂ سجدہ مکیہ ہے سوا تین آیتوں کے جو فَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا سے شروع ہوتی ہیں اس سورت میں تیس آیتیں اور تین سو اسی کلمے اور ایک ہزار پانچ سو اٹھارہ حرف ہیں۔

ف۲ یعنی قرآن کریم کا معجز کر کے اس طرح کہ اس کے مثل ایک سورت یا چھوٹی سی عبارت بنانے سے تمام فصحا وبلغا عاجز رہ گئے۔

ف۳ مشرکین کہ یہ کتاب مقدس۔

ف۴ یعنی سید انبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی۔

ف۵ ایسے لوگوں سے مراد زمانۂ فترت کے لوگ ہیں۔ وہ زمانہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد سے سید انبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بعثت تک تھا کہ اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی رسول نہیں آیا۔

ف۶ جیسا استوار کہ اس کی شان کے لائق ہے۔

ف۷ یعنی اے گروہ کفار جب تم اللہ تعالیٰ کی راہ رضا اختیار نہ کرو اور ایمان نہ لاؤ تو نہ تمہیں کوئی مدد کار ملے گا جو تمہاری مدد کر سکے نہ کوئی شفیع جو تمہاری شفاعت کرے۔

ف۸ یعنی دنیا کے قیامت تک ہونے والے کاموں کی اپنے حکم و امر اور اپنے قضا و قدر سے۔

ف۹ امر و تدبیر فنائے دنیا کے بعد

ف۱۰ یعنی ایام دنیا کے حساب سے اور وہ دن روز قیامت ہے روز قیامت کی درازی بعض کافروں کے لیے ہزار برس کے برابر ہوگی اور بعض کے لیے پچاس ہزار برس کے برابر جیسے کہ سورۂ معارج میں ہے تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ اور مومن پر یہ دن ایک نماز فرض کے وقت سے بھی ہلکا ہوگا جو دنیا میں پڑھتا تھا جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہوا۔

ف۱۱ خالق مدبر جل جلالہٗ۔

ف۱۲ حسب اقتضائے حکمت بنائی ہر جاندار کو وہ صورت دی جو اس کے لیے بہتر ہے اور اس کو ایسے اعضا عطا فرمائے جو اس کے معاش کے لیے مناسب ہیں ف۱۳ حضرت آدم علیہ السلام کو اس سے بنا کر ف۱۴ یعنی نطفہ سے ف۱۵ اور اس کو بے حس بے جان ہونے کے بعد حساس اور جاندار کیا۔

وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ؕ قَلِیْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ۝۹ وَقَالُوْٓا ءَاِذَا ضَلَلْنَا

اور آنکھیں اور دل عطا فرمائے ف۱۶ کیا ہی تھوڑا حق مانتے ہو اور بولے ف۱۷ کیا جب ہم

فِی الْاَرْضِ ءَاِنَّا لَفِیْ خَلْقٍ جَدِیْدٍ ؕ بَلْ هُمْ بِلِقَآئِ رَبِّهِمْ

مٹی میں مل جائیں گے ف۱۸ کیا پھر نئے بنیں گے بلکہ وہ اپنے رب کے حضور حاضری

كٰفِرُوْنَ ۝۱۰ قُلْ یَتَوَفّٰىكُمْ مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِیْ وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ اِلٰى

سے منکر ہیں ف۱۹ تم فرماؤ تمہیں وفات دیتا ہے موت کا فرشتہ جو تم پر مقرر ہے ف۲۰ پھر اپنے رب

رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ۝۱۱ ع وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ الْمُجْرِمُوْنَ نَاكِسُوْا رُءُوْسِهِمْ

کی طرف واپس جاؤ گے ف۲۱ اور کہیں تم دیکھو جب مجرم ف۲۲ اپنے رب کے پاس سر نیچے ڈالے

عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ رَبَّنَآ اَبْصَرْنَا وَسَمِعْنَا فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا اِنَّا

ہوں گے ف۲۳ اے ہمارے رب اب ہم نے دیکھا ف۲۴ اور سنا ف۲۵ ہمیں پھیر بھیج کہ نیک کام کریں ہم کو یقین

مُوْقِنُوْنَ ۝۱۲ وَلَوْ شِئْنَا لَاٰتَیْنَا كُلَّ نَفْسٍ هُدٰىهَا وَلٰكِنْ حَقَّ

آگیا ف۲۶ اور اگر ہم چاہتے کہ ہر جان کو اس کی ہدایت فرماتے ف۲۷ مگر میری بات قرار

الْقَوْلُ مِنِّیْ لَاَمْلَـَٔنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ ۝۱۳

پاچکی کہ ضرور جہنم کو بھر دوں گا ان جنوں اور آدمیوں سب سے ف۲۸

فَذُوْقُوْا بِمَا نَسِیْتُمْ لِقَآءَ یَوْمِكُمْ هٰذَا ۚ اِنَّا نَسِیْنٰكُمْ وَذُوْقُوْا عَذَابَ

اب چکھو بدلہ اس کا کہ تم اپنے اس دن کی حاضری بھولے تھے ف۲۹ ہم نے تمہیں چھوڑ دیا ف۳۰ اب

الْخُلْدِ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝۱۴ اِنَّمَا یُؤْمِنُ بِاٰیٰتِنَا الَّذِیْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا

ہمیشہ کا عذاب چکھو اپنے کیے کا بدلہ ہماری آیتوں پر وہی ایمان لاتے ہیں کہ جب وہ انہیں

بِهَا خَرُّوْا سُجَّدًا وَّسَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا یَسْتَكْبِرُوْنَ ۝۱۵ السجدۃ

یاد دلائی جاتی ہیں سجدہ میں گر جاتے ہیں ف۳۱ اور اپنے رب کی تعریف کرتے ہوئے اس کی پاکی بولتے ہیں

تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا ۝

اور تکبر نہیں کرتے ان کی کروٹیں جدا ہوتی ہیں خوابگاہوں سے ف۳۲ اور اپنے رب کو پکارتے ہیں ڈرتے اور امید کرتے ف۳۳

ف۱۶ تاکہ تم سنو اور دیکھو اور سمجھو ف۱۷ منکرین بعث ف۱۸ اور مٹی ہو جائیں گے اور ہمارے اجزا مٹی سے ممتاز نہ رہیں گے ف۱۹ یعنی موت کے بعد اٹھنے اور زندہ کیے جانے کا انکار کر کے وہ اس انتہا تک پہنچے ہیں کہ عاقبت کے تمام امور کے منکر ہیں۔ حتیٰ کہ رب کے حضور حاضر ہونے کے بھی۔

ف۲۰ اس فرشتہ کا نام عزرائیل ہے علیہ السلام وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے روحیں قبض کرنے پر مقرر ہیں اپنے کام میں کچھ غفلت نہیں کرتے جس کا وقت آجاتا ہے بے درنگ اس کی روح قبض کر لیتے ہیں مروی ہے کہ ملک الموت کے لیے دنیا مثل کف دست کر دی گئی ہے تو وہ مشارق و مغارب کی مخلوق کی روحیں بے مشقت اٹھا لیتے ہیں اور رحمت و عذاب کے بہت فرشتے ان کے ماتحت ہیں۔

ف۲۱ اور حساب و جزا کے لیے زندہ کر کے اٹھائے جاؤ گے

ف۲۲ یعنی کفار و مشرکین۔

ف۲۳ اپنے افعال و کردار سے شرمندہ و نادم ہو کر اور عرض کرتے ہوں گے

ف۲۴ مرنے کے بعد اٹھنے کو اور تیرے وعدہ وعید کے صدق کو جن کے ہم دنیا میں منکر تھے۔

ف۲۵ تجھ سے تیرے رسولوں کی سچائی کو تو اب دنیا میں

ف۲۶ اور اب ہم ایمان لے آئے لیکن اس وقت کا ایمان لانا انہیں کچھ کام نہ دے گا۔

ف۲۷ اور اس پر ایسا لطف کرتے کہ اگر وہ اس کو اختیار کرتا تو راہ یاب ہوتا، لیکن ہم نے ایسا نہ کیا کیونکہ ہم کافروں کو جانتے تھے کہ وہ کفر ہی اختیار کریں گے۔

ف۲۸ جنہوں نے کفر اختیار کیا اور جب وہ جہنم میں داخل ہوں گے تو جہنم کے خازن ان سے کہیں گے۔

ف۲۹ اور دنیا میں ایمان نہ لائے تھے۔

ع ف۳۰ عذاب میں اب تمہاری طرف التفات نہ ہوگا

ف۳۱ تواضع اور خشوع سے اور نعمت اسلام پر شکر گزاری کے لیے۔

ف۳۲ یعنی خواب استراحت کے بستروں سے اٹھتے ہیں اور اپنے راحت و آرام کو چھوڑتے ہیں۔

ف۳۳ یعنی اس کے عذاب سے ڈرتے ہیں اور اس کی رحمت کی امید کرتے ہیں یہ تہجد ادا کرنے والوں کی حالت کا بیان ہے شانِ نزول حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یہ آیت ہم انصاریوں کے حق میں نازل ہوئی کہ ہم مغرب پڑھ کر اپنی قیام گاہوں کو واپس نہ آتے تھے جب تک کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز عشاء نہ پڑھ لیتے۔

وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿۱۶﴾ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ
اور ہمارے دیئے ہوئے میں سے کچھ خیرات کرتے ہیں تو کسی جی کو نہیں معلوم جو آنکھ کی ٹھنڈک اُن کے لیے چھپا رکھی
اَعْيُنٍ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۷﴾ اَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ
ہے ف۳۴ صلہ اُن کے کاموں کا ف۳۵ تو کیا جو ایمان والا ہے وہ اس جیسا ہو جائیگا
كَانَ فَاسِقًا ۭ لَا يَسْتَوٗنَ ﴿۱۸﴾ اَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
جو بے حکم ہے ف۳۶ یہ برابر نہیں جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے ان کے لیے بسنے کے
فَلَهُمْ جَنّٰتُ الْمَاْوٰى ۭ نُزُلًۢا بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَاَمَّا الَّذِيْنَ فَسَقُوْا
باغ ہیں ان کے کاموں کے صلہ میں مہمانداری ف۳۷ رہے وہ جو بے حکم ہیں ف۳۸ ان کا
فَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ۭ كُلَّمَآ اَرَادُوْٓا اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَآ اُعِيْدُوْا فِيْهَا وَقِيْلَ
ٹھکانا آگ ہے جب کبھی اس میں سے نکلنا چاہیں گے پھر اُسی میں پھیر دیئے جائیں گے اور
لَهُمْ ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۲۰﴾ وَلَنُذِيْقَنَّهُمْ
ان سے فرمایا جائے گا چکھو اس آگ کا عذاب جسے تم جھٹلاتے تھے اور ضرور ہم انہیں
مِّنَ الْعَذَابِ الْاَدْنٰى دُوْنَ الْعَذَابِ الْاَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۲۱﴾
چکھائیں گے کچھ نزدیک کا عذاب ف۳۹ اس بڑے عذاب سے پہلے ف۴۰ جسے دیکھنے والا امید کرے
وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ثُمَّ اَعْرَضَ عَنْهَا ۭ اِنَّا مِنَ
کہ ابھی باز آئیں گے۔ اور اس سے بڑھ کر ظالم کون جسے اس کے رب کی آیتوں سے نصیحت کی گئی پھر اس نے ان سے
الْمُجْرِمِيْنَ مُنْتَقِمُوْنَ ﴿۲۲﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَلَا تَكُنْ
منہ پھیر لیا ف۴۱ بیشک ہم مجرموں سے بدلہ لینے والے ہیں اور بیشک ہم نے موسیٰ کو کتاب ف۴۲ عطا فرمائی تو تم اس
فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَاۗىِٕهٖ وَجَعَلْنٰهُ هُدًى لِّبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ ﴿۲۳﴾ وَجَعَلْنَا
کے ملنے میں شک نہ کرو ف۴۳ اور ہم نے اُسے ف۴۴ بنی اسرائیل کے لیے ہدایت کیا اور ہم نے ان
مِنْهُمْ اَىِٕمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوْا ۭ وَكَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يُوْقِنُوْنَ ﴿۲۴﴾
میں سے ف۴۵ کچھ امام بنائے کہ ہمارے حکم سے بتاتے ف۴۶ جبکہ انہوں نے صبر کیا ف۴۷ اور وہ ہماری آیتوں پر یقین لاتے

ف۳۴ جس سے وہ راحتیں پائیں گے اور ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی ف۳۵ یعنی اُن طاعتوں کا جو انھوں نے دُنیا میں ادا کیں ف۳۶ یعنی کافر ہے شانِ نزول حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے ولید بن عقبہ بن ابی معیط کسی بات میں جھگڑ رہا تھا دوران گفتگو میں کہنے لگا خاموش ہو جاؤ تم لڑکے ہو میں بوڑھا ہوں میں بہت زبان دراز ہوں میری نوک سنان تم سے زیادہ تیز ہے میں تم سے زیادہ بہادر ہوں میں بڑا جتھے دار ہوں حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے فرمایا چپ تو فاسق ہے مراد یہ تھی کہ جن باتوں پر تو ناز کرتا ہے انسان کے لیے ان میں سے کوئی قابلِ مدح نہیں انسان کا فضل و شرف ایمان و تقویٰ میں ہے جسے یہ دولت میسر نہیں وہ انتہا کا رذیل ہے کافر مومن کے برابر نہیں ہو سکتا اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی تصدیق میں یہ آیت نازل فرمائی

ف۳۷ یعنی مومنین صالحین کی جنت ماوٰی میں عزت و اکرام کے ساتھ مہمان داری کی جائے گی۔

ف۳۸ نافرمان کافر ہیں۔

ف۳۹ دنیا ہی میں قتل اور گرفتاری اور قحط و امراض وغیرہ میں مبتلا کر کے چنانچہ ایسا ہی پیش آیا کہ حضور کی ہجرت سے قبل قریش امراض و مصائب میں گرفتار ہوئے اور بعد ہجرت بدر میں مقتول ہوئے گرفتار ہوئے اور سات برس قحط کی ایسی سخت مصیبت میں مبتلا رہے کہ ہڈیاں اور مردار اور کتے تک کھا گئے۔

ف۴۰ یعنی عذاب آخرت سے۔

ف۴۱ اور آیات میں غور نہ کیا اور ان کے وضوح و ارشاد سے فائدہ نہ اٹھایا اور ایمان سے بہرہ اندوز نہ ہوا۔

ع ۱۱ ۱۵ ۲

ف۴۲ یعنی توریت۔

ف۴۳ یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کتاب کے ملنے میں یا یہ معنیٰ ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ملنے اور ان سے ملاقات ہونے میں شک نہ کر و چنانچہ شب معراج حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی، جیسا کہ احادیث میں وارد ہے۔

ف۴۴ یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو یا توریت کو۔

ف۴۵ یعنی بنی اسرائیل میں سے۔

ف۴۶ لوگوں کو خدا کی طاعت اور اس کی فرمانبرداری اور اللہ تعالیٰ کے دین اور اس کی شریعت کا اتباع توریت کے احکام کی تعمیل اور یہ امام انبیا بنی اسرائیل تھے یا انبیاء کے متبعین۔

ف۴۷ اپنے دین پر اور دشمنوں کی طرف سے پہنچنے والی مصیبتوں پر فائدہ اس سے معلوم ہوا کہ صبر کا ثمرہ امامت اور پیشوائی ہے۔

اِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۲۵﴾

تھے۔ بیشک تمہارا رب ان میں فیصلہ کر دے گا ف۴۸ قیامت کے دن جس بات میں اختلاف کرتے تھے ف۴۹

اَوَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ يَمْشُوْنَ فِيْ

اور کیا انھیں ف۵۰ اس پر ہدایت نہ ہوئی کہ ہم نے اُن سے پہلے کتنی سنگتیں ف۵۱ ہلاک کردیں کہ آج یہ ان

مَسٰكِنِهِمْ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ ؕ اَفَلَا يَسْمَعُوْنَ ﴿۲۶﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا

کے گھروں میں چل پھر رہے ہیں ف۵۲ بیشک اس میں ضرور نشانیاں ہیں تو کیا سنتے نہیں ف۵۳ اور کیا نہیں

نَسُوْقُ الْمَآءَ اِلَى الْاَرْضِ الْجُرُزِ فَنُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا تَاْكُلُ مِنْهُ

دیکھتے کہ ہم پانی بھیجتے ہیں خشک زمین کی طرف ف۵۴ پھر اس سے کھیتی نکالتے ہیں کہ اس میں سے اُن کے

اَنْعَامُهُمْ وَاَنْفُسُهُمْ ؕ اَفَلَا يُبْصِرُوْنَ ﴿۲۷﴾ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْفَتْحُ

چوپائے اور وہ خود کھاتے ہیں ف۵۵ تو کیا انھیں سوجھتا نہیں ف۵۶ اور کہتے ہیں یہ فیصلہ کب ہوگا اگر

اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۲۸﴾ قُلْ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا يَنْفَعُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِيْمَانُهُمْ

تم سچے ہو ف۵۷ تم فرماؤ فیصلہ کے دن ف۵۸ کافروں کو ان کا ایمان لانا نفع نہ دے گا

وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿۲۹﴾ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَانْتَظِرْ اِنَّهُمْ مُّنْتَظِرُوْنَ ﴿۳۰﴾ ع

اور نہ انھیں مہلت ملے ف۵۹ تو ان سے منہ پھیر لو اور انتظار کرو ف۶۰ بیشک انھیں بھی انتظار کرنا ہے ف۶۱

سُوْرَةُ الْاَحْزَابِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ ثَلٰثٌ وَّسَبْعُوْنَ اٰيَةً وَّتِسْعُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ احزاب مدنی ہے اس میں ۷۳ آیتیں اور ۹ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

اے غیب کی خبریں بتانے والے نبی ف۱ اللہ کا یونہی خوف رکھنا اور کافروں اور منافقوں کی نہ سننا ف۲ بیشک اللہ

كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۱﴾ وَّاتَّبِعْ مَا يُوْحٰٓى اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

علم و حکمت والا ہے اور اس کی پیروی رکھنا جو تمہارے رب کی طرف سے تمہیں وحی ہوتی

كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿۲﴾ وَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿۳﴾

ہے اے لوگو اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے اور اے محبوب تم اللہ پر بھروسا رکھو اور اللہ بس ہے کام بنانے والا۔

ف۴۸ یعنی انبیا میں اور ان کی امتوں میں یا مومنین و مشرکین میں ف۴۹ امور دین میں سے اور حق و باطل والوں کو جدا جدا ممتاز کر دے گا ف۵۰ یعنی اہل مکہ کو ف۵۱ کتنی امتیں مثل عاد و ثمود و قوم لوط کے ف۵۲ یعنی اہل مکہ جب بسلسلہ تجارت شام کے سفر کرتے ہیں تو ان لوگوں کے منازل و بلاد میں گزرتے ہیں اور ان کی ہلاکت کے آثار دیکھتے ہیں ف۵۳ جو عبرت حاصل کریں اور پند پذیر ہوں ف۵۴ جس میں سبزہ کا نام و نشان نہیں ف۵۵ چوپائے بھوسہ اور وہ خود غلہ ف۵۶ کہ وہ یہ دیکھ کر اللہ تعالیٰ کے کمال قدرت پر استدلال کریں اور سمجھیں کہ جو قادر برحق خشک زمین سے کھیتی نکالنے پر قادر ہے مردوں کا زندہ کرنا اس کی قدرت سے کیا بعید ف۵۷ مسلمان کہا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اور مشرکین کے درمیان فیصلہ فرمائے گا اور فرمانبردار اور نافرمان کو ان کے حسب عمل جزا دے گا اس سے ان کی مراد یہ تھی کہ ہم پر رحمت و کرم کرے گا اور کفار و مشرکین کو عذاب میں مبتلا کرے گا اس پر کافر بطور تمسخر و استہزار کہتے تھے کہ یہ فیصلہ کب ہوگا اس کا وقت کب آئے گا اللہ تعالیٰ اپنے حبیب سے ارشاد فرماتا ہے۔

ف۵۸ جب عذاب الٰہی نازل ہوگا۔

ف۵۹ توبہ و معذرت کی فیصلہ کے دن سے یا روز قیامت مراد ہے یا روز فتح مکہ یا روز بدر بر تقدیر اول اگر روز قیامت مراد ہو تو ایمان کا نافع نہ ہونا ظاہر ہے کیونکہ ایمان وہی مقبول ہے جو دنیا میں ہو اور دنیا سے نکلنے کے بعد نہ ایمان مقبول ہوگا نہ ایمان لانے کے لیے دنیا میں واپس آنا میسر آئیگا اور اگر فیصلہ کے دن سے روز بدر یا روز فتح مکہ مراد ہو تو معنی یہ ہیں کہ جب کہ عذاب آجائے اور وہ لوگ قتل ہونے ہونے لگیں تو حالت قتل میں ان کا ایمان لانا قبول نہ کیا جائیگا اور نہ عذاب مؤخر کر کے انھیں مہلت دی جائے چنانچہ جب مکہ مکرمہ فتح ہوا تو قوم بنی کنانہ بھاگی حضرت خالد بن ولید نے جب انھیں گھیرا اور انھوں نے دیکھا کہ اب قتل سر پر آگیا کوئی امید جان بری کی نہیں تو انھوں نے اسلام کا اظہار کیا حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے قبول نہ فرمایا اور انھیں قتل کر دیا۔ (جمل وغیرہ)

ف۶۰ ان پر عذاب نازل ہونے کا۔

ف۶۱ بخاری و مسلم شریف کی حدیث شریف میں ہے کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روز جمعہ نماز فجر میں یہ سورت یعنی سورۂ سجدہ اور سورۂ دہر پڑھتے تھے۔ ترمذی کی حدیث میں ہے کہ جب تک حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ سورہ اور سورۂ تبٰرک الذی بیدہ الملک پڑھ نہ لیتے خواب نہ فرماتے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ سورۂ سجدہ عذاب قبر سے محفوظ رکھتی ہے (خازن و مدارک)

ف۱ سورۂ احزاب مدنیہ ہے اس میں ۹ رکوع ۷۳ آیتیں اور ایک ہزار دو سو اسی کلمے اور پانچ ہزار سات سو نوّے حرف ہیں۔

ف۲ یعنی ہماری طرف سے خبریں دینے والے ہمارے اسرار کے امین ہمارا خطاب ہمارے پیارے بندوں کو پہنچانے والے اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یا ایہا النبی کے ساتھ خطاب فرمایا جس کے یہ معنی ہیں جو ذکر کیے گئے نام پاک کے ساتھ یا محمد فرما کر خطاب نہ کیا جیسا کہ دوسرے انبیا علیہم السلام کو خطاب فرمایا ہے اس سے مقصود آپکی تکریم اور آپکا احترام اور آپ کی فضیلت کا ظاہر کرنا ہے (مدارک) ف۳ شان نزول ابوسفیان بن حرب اور عکرمہ بن ابی جہل اور ابوالاعور سلمی جنگ احد کے بعد مدینہ طیبہ میں آئے اور منافقین کے سردار عبداللہ بن ابی بن سلول کے یہاں مقیم ہوئے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے گفتگو کے لیے امان حاصل کر کے انھوں نے یہ کہا کہ آپ لات و عزیٰ منات وغیرہ بتوں کو جنھیں مشرکین اپنا معبود سمجھتے ہیں کچھ نہ فرمائیے اور یہ فرما دیجئے کہ ان کی شفاعت ان کے پجاریوں کے لیے ہے اور ہم لوگ آپ کو اور آپکے رب کو کچھ نہ کہیں گے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کی یہ گفتگو بہت ناگوار ہوئی اور مسلمانوں نے ان کے قتل کا ارادہ کیا سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قتل کی اجازت نہ دی اور فرمایا کہ میں انھیں امان دے چکا ہوں اس لیے قتل نہ کرو مدینہ شریف سے نکال دو چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نکال دیا اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اس میں خطاب تو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ہے اور

مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ فِيْ جَوْفِهٖ ۚ وَمَا جَعَلَ اَزْوَاجَكُمُ

اللہ نے کسی آدمی کے اندر دو دل نہ رکھے ف۱۴ اور تمہاری ان عورتوں کو جنہیں تم

الّٰٓـِٔيْ تُظٰهِرُوْنَ مِنْهُنَّ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ وَمَا جَعَلَ اَدْعِيَآءَكُمْ اَبْنَآءَكُمْ ۭ

ماں کے برابر کہہ دو تمہاری ماں نہ بنایا ف۵ اور نہ تمہارے لے پالکوں کو تمہارا بیٹا بنایا ف۶

ذٰلِكُمْ قَوْلُكُمْ بِاَفْوَاهِكُمْ ۭ وَاللّٰهُ يَقُوْلُ الْحَقَّ وَهُوَ يَهْدِي السَّبِيْلَ ۝۴

یہ تمہارے اپنے مُنہ کا کہنا ہے ف۷ اور اللہ حق فرماتا ہے اور وہی راہ دکھاتا ہے ف۸

اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْٓا اٰبَآءَهُمْ

انھیں ان کے باپ ہی کا کہہ کر پکارو ف۹ یہ اللہ کے نزدیک زیادہ ٹھیک ہے پھر اگر تمہیں ان کے باپ

فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ وَمَوَالِيْكُمْ ۭ وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيْمَآ

معلوم نہ ہوں ف۱۰ تو دین میں تمہارے بھائی ہیں اور برادری میں تمہارے چچازاد ف۱۱ اور تم پر اس میں کچھ گناہ نہیں جو نادانستہ

اَخْطَاْتُمْ بِهٖ ۙ وَلٰكِنْ مَّا تَعَمَّدَتْ قُلُوْبُكُمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝۵

تم سے صادر ہوا ف۱۲ ہاں وہ گناہ ہے جو دل کے قصد سے کرو ف۱۳ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے

اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗٓ اُمَّهٰتُهُمْ ۭ

یہ نبی مسلمانوں کا ان کی جان سے زیادہ مالک ہے ف۱۴ اور اس کی بیبیاں ان کی مائیں ہیں ف۱۵

وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ مِنَ

اور رشتہ والے اللہ کی کتاب میں ایک دوسرے سے زیادہ قریب ہیں ف۱۶ بہ نسبت

الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُهٰجِرِيْنَ اِلَّآ اَنْ تَفْعَلُوْٓا اِلٰٓى اَوْلِيٰۗىِٕكُمْ مَّعْرُوْفًا ۭ

اور مسلمانوں اور مہاجروں کے ف۱۷ مگر یہ کہ تم اپنے دوستوں پر کوئی احسان کرو ف۱۸

كَانَ ذٰلِكَ فِي الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا ۝۶ وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيّٖنَ

یہ کتاب میں لکھا ہے ف۱۹ اور اے محبوب یاد کرو جب ہم نے نبیوں

مِيْثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُّوْحٍ وَّاِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسَى ابْنِ

سے عہد لیا ف۲۰ اور تم سے ف۲۱ اور نوح اور ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ بن مریم

مقصود ہے آپ کی اُمت سے فرمانا کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امان دی تو تم اس کے پابند رہو اور نقضِ عہد کا ارادہ نہ کرو اور کفار و منافقین کی خلاف شرع بات نہ مانو ف۲ کہ ایک میں اللہ کا خوف ہو دوسرے میں کسی اور کا جب ایک ہی دل ہے تو اللہ ہی سے ڈرے شانِ نزول ابو معمر حمید فہری کی یادداشت اچھی تھی جو سنتا تھا یاد کر لیتا تھا قریش نے کہا کہ اس کے دو دل ہیں جبھی تو اس کا حافظہ اتنا قوی ہے وہ خود بھی کہتا تھا کہ اس کے دو دل ہیں اور ہر ایک میں حضرت (سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سے زیادہ دانش ہے جب بدر میں مشرک بھاگے تو ابو معمر اس شان سے بھاگا کہ ایک جوتی ہاتھ میں ایک پاؤں میں، ابو سفیان سے ملاقات ہوئی تو ابو سفیان نے پوچھا کیا حال ہے، کہا لوگ بھاگ گئے تو ابو سفیان نے پوچھا ایک جوتی ہاتھ میں اور ایک پاؤں میں کیوں سے، کہا اس کی مجھے خبر ہی نہیں میں یہی سمجھ رہا ہوں کہ دونوں جوتیاں پاؤں میں ہیں اس وقت قریش کو معلوم ہوا کہ دو دل ہوتے تو جوتی جو ہاتھ میں لیے ہوئے تھا بھول نہ جاتا اور ایک قول یہ بھی ہے کہ منافقین سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے دو دل بتاتے تھے اور کہتے تھے کہ ان کا ایک دل ہمارے ساتھ ہے اور ایک اپنے اصحاب کے ساتھ نیز زمانۂ جاہلیت میں جب کوئی اپنی عورت سے ظہار کرتا تھا تو وہ لوگ اس ظہار کو طلاق کہتے اور اس عورت کو اس کی ماں قرار دیتے تھے اور جب کوئی شخص کسی کو بیٹا کہہ دیتا تھا تو اس کو حقیقی بیٹا قرار دیکر شریکِ میراث ٹھہراتے اور اس کی زوجہ کو بیٹا کہنے والے کے لیے صلبی بیٹے کی بی بی کی طرح حرام جانتے ان سب کی رد میں یہ آیت نازل ہوئی۔ ف۵ یعنی ظہار سے عورت ماں کے مثل حرام نہیں ہو جاتی ظہار منکوحہ کو ایسی عورت سے تشبیہ دینا جو ہمیشہ کے لیے حرام ہو اور یہ تشبیہ ایسے عضو میں ہو جس کو دیکھنا اور چھونا جائز نہیں ہے مثلاً کسی نے اپنی بی بی سے یہ کہا کہ تو مجھ پر میری ماں کی پیٹھ یا پیٹ کے مثل ہے تو وہ مظاہر ہو گیا مسئلہ ظہار سے نکاح باطل نہیں ہوتا لیکن کفارہ ادا کرنا لازم ہو جاتا ہے اور کفارہ ادا کرنے سے پہلے عورت سے علیحدہ رہنا اور اس سے تمتع نہ کرنا لازم ہے، مسئلہ ظہار کا کفارہ ایک غلام کا آزاد کرنا اور یہ میسر نہ ہو تو متواتر دو مہینے کے روزے اور یہ بھی نہ ہو سکے تو ساٹھ مسکینوں کا کھلانا ہے مسئلہ کفارہ ادا کرنے کے بعد عورت سے قربت اور تمتع حلال ہو جاتا ہے (ہدایہ) ف۶ خواہ انھیں لوگ تمہارا بیٹا کہتے ہوں ف۷ یعنی بی بی کو ماں کے مثل کہنا اور لے پالک کو بیٹا کہنا بے حقیقت بات ہے، نہ بی بی ماں ہو سکتی ہے نہ دوسرے کا فرزند اپنا بیٹا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب حضرت زینب بنت جحش سے نکاح کیا تو یہود و منافقین نے بہتان طعن کھولی اور کہا کہ (حضرت) محمد (مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے اپنے بیٹے زید کی بی بی سے شادی کر لی کیونکہ پہلے حضرت زینب زید کے نکاح میں تھیں اور حضرت زید ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے زرخرید تھے انہوں نے حضرت سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں انھیں ہبہ کر دیا حضور نے انھیں آزاد کر دیا تب بھی وہ اپنے باپ کے پاس نہ گئے حضور کی خدمت ہی میں رہے حضور ان پر شفقت و کرم فرماتے تھے اس لیے لوگ انھیں حضور کا فرزند کہنے لگے اس پر وہ حقیقۃً حضور کے بیٹے نہ ہو گئے اور یہود و منافقین کا طعنہ محض غلط اور بیجا ہوا اللہ تعالیٰ نے یہاں ان طاعنین کی تکذیب فرمائی اور انھیں جھوٹا قرار دیا۔

ف۸ حق کی لہٰذا لے پالکوں کو ان کے پالنے والوں کا بیٹا نہ ٹھہراؤ بلکہ ف۹ جن سے وہ پیدا ہوئے۔

ف۱۰ اور اس وجہ سے تم ان کے باپوں کی طرف نسبت نہ کر سکو۔

ف۱۱ تو تم انھیں بھائی کہو اور جس کے لے پالک ہیں اس کا بیٹا نہ کہو ف۱۲ ممانعت سے پہلے یا یہ معنی ہیں کہ اگر تم نے لے پالکوں کو خطاءً بے ارادہ ان کے پرورش کرنیوالوں کا بیٹا کہہ دیا یا کسی غیر کی اولاد کو محض زبان کی سبقت سے بیٹا کہا تو ان صورتوں میں گناہ نہیں ف۱۳ ممانعت کے بعد ف۱۴ دنیا و دین کے تمام امور میں اور نبی کا حکم ان پر نافذ اور نبی کی طاعت واجب اور نبی کے حکم کے مقابل نفس کی خواہش واجب الترک یا یہ معنی ہیں کہ نبی مومنین پر ان کی جانوں سے زیادہ رافت و رحمت اور لطف و کرم فرماتے ہیں اور واقع تر ہیں بخاری و مسلم کی حدیث ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہر مومن کے لیے دنیا و آخرت میں سب سے زیادہ اولیٰ ہوں اگر چاہو تو یہ آیت پڑھو اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قرأت میں مِنْ اَنْفُسِهِمْ کے بعد وَهُوَ اَبٌ لَّهُمْ بھی ہے مجاہد نے کہا کہ تمام انبیاء اپنی اُمت کے باپ ہوتے ہیں اور اسی رشتہ سے مسلمان آپس میں بھائی کہلاتے ہیں کہ وہ اپنے نبی کی دینی اولاد ہیں ف۱۵ تعظیم و حرمت میں نکاح کے ہمیشہ کے لیے حرام ہونے میں اور اس کے علاوہ دوسرے احکام میں مثل وراثت اور پردہ وغیرہ کے ان کا وہی حکم ہے جو اجنبی عورتوں کا اور ان کی بیٹیوں کو مومنین کی بہنیں اور ان کے بھائیوں اور بہنوں کو مومنین کے ماموں خالہ نہ کہا جائے گا ف۱۶ توارث میں ف۱۷ مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ اولی الارحام ایک دوسرے کے وارث

مَرْيَمَ وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ۝۷ لِّيَسْـَٔلَ الصّٰدِقِيْنَ عَنْ

سے اور ہم نے ان سے گاڑھا عہد لیا تاکہ سچوں سے ف۲۲ ان کے سچ کا

صِدْقِهِمْ ۚ وَاَعَدَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝۸ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا

سوال کرے ف۲۳ اور اس نے کافروں کے لیے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے اے ایمان والو اللہ کا

اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَآءَتْكُمْ جُنُوْدٌ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا

احسان اپنے اوپر یاد کرو ف۲۴ جب تم پر کچھ لشکر آئے ف۲۵ تو ہم نے ان پر آندھی اور وہ لشکر

وَّجُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ۝۹ ۚ اِذْ جَآءُوْكُمْ

بھیجے جو تمہیں نظر نہ آئے ف۲۶ اور اللہ تمہارے کام دیکھتا ہے ف۲۷ جب کافر تم پر آئے

مِّنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَاِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ وَبَلَغَتِ

تمہارے اوپر سے اور تمہارے نیچے سے ف۲۸ اور جبکہ ٹھٹک کر رہ گئی نگاہیں ف۲۹ اور دل گلوں

الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ وَتَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ الظُّنُوْنَا ۝۱۰ هُنَالِكَ ابْتُلِيَ

کے پاس آگئے ف۳۰ اور تم اللہ پر طرح طرح کے گمان کرنے لگے (امید و یاس کے) ف۳۱ وہ جگہ تھی کہ مسلمانوں

الْمُؤْمِنُوْنَ وَزُلْزِلُوْا زِلْزَالًا شَدِيْدًا ۝۱۱ وَاِذْ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَ

کی جانچ ہوئی ف۳۲ اور خوب سختی سے جھنجھوڑے گئے اور جب کہنے لگے منافق اور جن کے دلوں

الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ مَّا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اِلَّا غُرُوْرًا ۝۱۲ وَ

میں روگ تھا ف۳۳ ہمیں اللہ اور رسول نے وعدہ نہ دیا تھا مگر فریب کا ف۳۴ اور

اِذْ قَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ يٰۤاَهْلَ يَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوْا ۚ وَ

جب ان میں سے ایک گروہ نے کہا ف۳۵ اے مدینہ والو ف۳۶ یہاں تمہارے ٹھہرنے کی جگہ نہیں ف۳۷ تم

يَسْتَاْذِنُ فَرِيْقٌ مِّنْهُمُ النَّبِيَّ يَقُوْلُوْنَ اِنَّ بُيُوْتَنَا عَوْرَةٌ ؕ وَمَا

گھروں کو واپس چلو اور ان میں سے ایک گروہ ف۳۸ نبی سے اذن مانگتا تھا یہ کہہ کر ہمارے گھر بے حفاظت ہیں اور وہ

هِيَ بِعَوْرَةٍ ۛۚ اِنْ يُّرِيْدُوْنَ اِلَّا فِرَارًا ۝۱۳ وَلَوْ دُخِلَتْ عَلَيْهِمْ مِّنْ

بے حفاظت نہ تھے وہ تو نہ چاہتے تھے مگر بھاگنا اور اگر ان پر فوجیں مدینہ کے اطراف سے

ہوتے ہیں کوئی اجنبی دینی برادری کے ذریعہ سے وارث نہیں ہوتا ف۱۸ اس طرح کہ جس کے لیے چاہو کچھ وصیت کر دو تو وصیت ثلث مال کے قدر میں توارث پر مقدم کی جائے گی خلاصہ یہ ہے کہ اوّل مال ذوی الفروض کو دیا جائے گا پھر عصبات کو پھر نسبی ذوی الفروض پر رد کیا جائے گا، پھر ذوی الارحام کو دیا جائے گا پھر مولی الموالاۃ کو (تفسیر احمدی) ف۱۹ یعنی لوح محفوظ میں ف۲۰ رسالت کی تبلیغ اور دین حق کی دعوت دینے کا ف۲۱ خصوصیت کے ساتھ مسئلہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر دوسرے انبیاء پر مقدم کرنا ان سب پر آپ کی افضلیت کے اظہار کے لیے ہے ف۲۲ یعنی انبیاء سے یا ان کے تصدیق کرنے والوں سے ف۲۳ یعنی جو انھوں نے اپنی قوم سے فرمایا اور انھیں تبلیغ کی وہ دریافت فرمائے یا مومنین سے ان کی تصدیق کا سوال کرے یا یہ معنی ہیں کہ انبیاء کو جو ان کی امتوں نے جواب دیئے وہ دریافت فرمائے اور اس سوال سے مقصود کفار کی تذلیل و تبکیت ہے ف۲۴ جو اس نے جنگ احزاب کے دن فرمایا جس کو غزوۂ خندق کہتے ہیں جو جنگ اُحد سے ایک سال بعد تھا۔ جبکہ مسلمانوں کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ طیبہ میں محاصرہ کر لیا گیا تھا ف۲۵ قریش اور غطفان اور یہود قریظہ و نضیر کے ف۲۶ یعنی ملائکہ کے لشکر غزوۂ احزاب کا مختصر بیان یہ غزوہ شوال ۵ھ ہجری میں پیش آیا جب یہود بنی نضیر کو جلاوطن کیا گیا تو ان کے اکابر مکہ مکرمہ میں قریش کے پاس پہنچے اور انھیں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ کی ترغیب دلائی اور وعدہ کیا کہ ہم تمہارا ساتھ دیں گے یہاں تک کہ مسلمان نیست و نابود ہو جائیں ابوسفیان نے اس تحریک کی بہت قدر کی اور کہا کہ ہمیں دنیا میں وہ سب سے پیارا ہے جو محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عداوت میں ہمارا ساتھ دے پھر قریش نے ان یہودیوں سے کہا کہ تم پہلی کتاب والے ہو بتاؤ تو ہم حق پر ہیں یا محمد مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) یہود نے کہا تمہیں حق پر ہو اس پر قریش خوش ہوئے اسی پر آیت اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ نازل ہوئی پھر یہودی قبائل غطفان و قیس و غیلان وغیرہ میں گئے وہاں بھی یہی تحریک کی وہ سب ان کے موافق ہو گئے اس طرح انھوں نے جا بجا دورے کیے اور عرب کے قبیلہ قبیلہ کو مسلمانوں کے خلاف تیار کر لیا جب سب لوگ تیار ہو گئے تو قبیلہ خزاعہ کے چند لوگوں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کفار کی ان زبردست تیاریوں کی اطلاع دی یہ اطلاع پاتے ہی حضور نے بمشورہ سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خندق کھدوانی شروع کر دی اس خندق میں مسلمانوں کے ساتھ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خود بھی کام کیا مسلمان خندق تیار کر کے فارغ ہوئے تھے کہ مشرکین بارہ ہزار کا لشکر گراں لے کر ان پر ٹوٹ پڑے اور مدینہ طیبہ کا محاصرہ کر لیا خندق مسلمانوں کے اور ان کے درمیان حائل تھی اس کو دیکھ کر متحیر ہوئے اور کہنے لگے کہ یہ ایسی تدبیر ہے جس سے عرب لوگ ابتک واقف نہ تھے اب انھوں نے مسلمانوں پر تیر اندازی شروع کی اور اس محاصرہ کو پندرہ روز یا چوبیس روز گزرے مسلمانوں پر خوف غالب ہوا اور وہ بہت گھبرائے اور پریشان ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے مدد فرمائی اور ان پر تیز ہوا بھیجی نہایت سرد اور اندھیری رات میں اس ہوا نے انکے خیمے گرا دیئے طنابیں توڑ دیں کھونٹے اکھاڑ دیئے ہانڈیاں الٹ دیں آدمی نہیں پر گرنے لگے اور اللہ تعالیٰ نے فرشتے بھیج دیئے جنہوں نے کفار کو لرزا دیا ان کے دلوں میں دہشت ڈال دی مگر اس جنگ میں ملائکہ نے قتال نہیں کیا پھر رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حذیفہ بن یمان کو خبر لینے کے لیے بھیجا وقت نہایت سرد تھا، یہ ہتھیار لگا کر روانہ ہوئے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے روانہ ہوتے وقت ان کے چہرے اور بدن پر دست مبارک پھیرا جس سے ان پر سردی اثر نہ کر سکی اور دشمن کے لشکر میں پہنچ گئے وہاں تیز ہوا چل رہی تھی اور سنگریزے اڑا اڑا کر لوگوں کے لگ رہے تھے آنکھوں میں گرد پڑ رہی تھی عجب پریشانی کا عالم تھا لشکر کفار کے سردار ابوسفیان ہوا کا یہ عالم دیکھ کر اٹھے اور انھوں نے قریش کو پکار کر کہا کہ جاسوسوں سے ہوشیار رہنا ہر شخص اپنے برابر والے کو دیکھ لے یا اعلان ہونے کے بعد ہر ایک شخص نے اپنے برابر والے کو ٹٹولنا شروع کیا حضرت حذیفہ نے دانائی سے اپنے داہنے شخص کا ہاتھ پکڑ کر پوچھا تو کون ہے اس نے کہا میں فلاں بن فلاں ہوں اس کے بعد ابوسفیان نے کہا اے گروہ قریش تم ٹھہرنے کے مقام پر نہیں ہو گھوڑے اور اونٹ ہلاک ہو چکے بنی قریظہ اپنے عہد سے پھر گئے اور ہمیں ان کی طرف سے اندیشہ ناک خبریں پہنچی ہیں ہوا نے جو حال کیا ہے وہ تم دیکھ ہی رہے ہو بس اب یہاں سے کوچ کرو میں کوچ کرتا ہوں ابوسفیان یہ کہہ کر اپنی اونٹنی پر سوار ہو گئے اور لشکر میں الرحیل الرحیل یعنی کوچ کوچ کا شور مچ گیا ہوا ہر چیز کو اُلٹے ڈالتی تھی مگر یہ ہوا اس لشکر سے باہر نہ تھی اب یہ لشکر بھاگ نکلا اور سامان کا بار کر کے لے جانا اس کو شاق ہو گیا اس لیے کثیر سامان چھوڑ گیا (جمل) ف۲۷ یعنی تمہارا خندق کھودنا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی فرمانبرداری میں ثابت قدم رہنا ف۲۸ یعنی وادی کی بالائی جانب مشرق سے قبیلہ اسد و غطفان کے لوگ مالک بن

اَقْطَارِهَا ثُمَّ سُئِلُوا الْفِتْنَةَ لَاٰتَوْهَا وَمَا تَلَبَّثُوْا بِهَآ اِلَّا يَسِيْرًا ﴿۱۴﴾ وَ

آتیں پھر ان سے کفر چاہتیں تو ضرور ان کا مانگا دے بیٹھتے ف۳۹ اور اس میں دیر نہ کرتے مگر تھوڑی اور

لَقَدْ كَانُوْا عَاهَدُوا اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ لَا يُوَلُّوْنَ الْاَدْبَارَ ؕ وَكَانَ

بیشک اس سے پہلے وہ اللہ سے عہد کر چکے تھے کہ پیٹھ نہ پھیریں گے اور اللہ کا عہد

عَهْدُ اللّٰهِ مَسْـُٔوْلًا ﴿۱۵﴾ قُلْ لَّنْ يَّنْفَعَكُمُ الْفِرَارُ اِنْ فَرَرْتُمْ

پوچھا جائے گا ف۴۰ تم فرماؤ ہرگز تمہیں بھاگنا نفع نہ دے گا اگر موت یا قتل

مِّنَ الْمَوْتِ اَوِ الْقَتْلِ وَاِذًا لَّا تُمَتَّعُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۱۶﴾ قُلْ مَنْ

سے بھاگو ف۴۱ اور جب بھی دنیا نہ برتنے دیئے جاؤ گے مگر تھوڑی ف۴۲ تم فرماؤ وہ

ذَا الَّذِيْ يَعْصِمُكُمْ مِّنَ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَ بِكُمْ سُوْٓءًا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ

کون ہے جو اللہ کا حکم تم پر سے ٹال دے اگر وہ تمہارا برا چاہے ف۴۳ یا تم پر مہر فرمانا چاہے ف۴۴

رَحْمَةً ؕ وَلَا يَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿۱۷﴾

اور وہ اللہ کے سوا کوئی حامی نہ پائیں گے نہ مددگار

قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الْمُعَوِّقِيْنَ مِنْكُمْ وَالْقَآئِلِيْنَ لِاِخْوَانِهِمْ

بے شک اللہ جانتا ہے تمہارے ان کو جو اوروں کو جہاد سے روکتے ہیں اور اپنے بھائیوں سے کہتے

هَلُمَّ اِلَيْنَا ۚ وَلَا يَاْتُوْنَ الْبَاْسَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۱۸﴾ اَشِحَّةً عَلَيْكُمْ ۚ

ہیں ہماری طرف چلے آؤ ف۴۵ اور لڑائی میں نہیں آتے مگر تھوڑے ف۴۶ تمہاری مدد میں کمی کرتے ہیں

فَاِذَا جَآءَ الْخَوْفُ رَاَيْتَهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ تَدُوْرُ اَعْيُنُهُمْ

پھر جب ڈر کا وقت آئے تم انہیں دیکھو گے تمہاری طرف یوں نظر کرتے ہیں کہ ان کی آنکھیں گھوم

كَالَّذِيْ يُغْشٰى عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ۚ فَاِذَا ذَهَبَ الْخَوْفُ

رہی ہیں جیسے کسی پر موت چھائی ہو پھر جب ڈر کا وقت نکل جائے ف۴۷

سَلَقُوْكُمْ بِاَلْسِنَةٍ حِدَادٍ اَشِحَّةً عَلَى الْخَيْرِ ؕ اُولٰٓئِكَ لَمْ يُؤْمِنُوْا

تمہیں طعنے دینے لگیں تیز زبانوں سے مال غنیمت کے لالچ میں ف۴۸ یہ لوگ ایمان لائے ہی نہیں ف۴۹

عوف نصری وعیینہ بن حصن فزاری کی سرکردگی میں ایک ہزار کی جمعیت لے کر اور ان کے ساتھ طلیحہ بن خویلد اسدی بنی اسد کی جمعیت لے کر اور حیی بن اخطب یہود بنی قریظہ کی جمعیت لیکر وادی کی زبرین جانب مغرب سے قریش اور کنانہ بلسرکردگی ابوسفیان بن حرب ف۲۹ اور شدت رعب و ہیبت سے حیرت میں آگئیں ف۳۰ خوف و اضطراب انتہا کو پہنچ گیا ف۳۱ منافق تو یہ گمان کرنے لگے کہ مسلمانوں کا نام و نشان باقی نہ رہے گا کفار کی اتنی بڑی جمعیت سب کو فنا کر ڈالیگی اور مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مدد آنے اور اپنے فتحیاب ہونے کی امید تھی۔

ف۳۲ اور ان کا صبر و اخلاص محک امتحان پر لایا گیا۔

ف۳۳ یعنی ضعف اعتقاد۔

ف۳۴ یہ بات معتب بن قشیر نے کفار کے لشکر دیکھ کر کہی تھی کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو ہمیں فارس و روم کی فتح کا وعدہ دیتے ہیں اور حال یہ ہے کہ ہم میں سے کسی کی یہ مجال بھی نہیں کہ اپنے ڈیرے سے باہر نکل سکے تو یہ وعدہ نرا دھوکا ہے۔

ف۳۵ یعنی منافقین کے ایک گروہ نے۔

ف۳۶ یہ مقولہ منافقین کا ہے انھوں نے مدینہ طیبہ کو یثرب کہا مسئلہ مسلمانوں کو یثرب نہ کہنا چاہیئے حدیث شریف میں مدینہ طیبہ کو یثرب کہنے کی ممانعت آئی ہے، حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ناگوار تھا کہ مدینہ پاک کو یثرب کہا جائے کیونکہ یثرب کے معنی اچھے نہیں ہیں۔

ف۳۷ یعنی رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لشکر میں۔

ف۳۸ یعنی بنی حارثہ و بنی سلمہ۔

ف۳۹ یعنی اسلام سے منحرف ہو جاتے۔

ف۴۰ یعنی آخرت میں اللہ تعالیٰ اس کو دریافت فرمائے گا کہ کیوں وفا نہیں کیا گیا۔

ف۴۱ کیونکہ جو مقدر ہے وہ ضرور ہو کر رہے گا۔

ف۴۲ یعنی اگر وقت نہیں آیا ہے تو بھی بھاگ کر تھوڑے ہی دن جتنی عمر باقی ہے اتنے ہی دنیا کو برتو گے اور یہ ایک قلیل مدت ہے

ف۴۳ یعنی اس کو تمہارا قتل و ہلاک منظور ہو تو اس کو کوئی دفع نہیں کر سکتا۔

ف۴۴ امن و عافیت عطا فرما کر۔

ف۴۵ اور سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو چھوڑ دو اور انکے ساتھ جہاد میں نہ رہو اس میں جان کا خطرہ ہے شان نزول یہ آیت منافقین کے حق میں نازل ہوئی ان کے پاس یہود نے پیام بھیجا تھا کہ تم کیوں اپنی جانیں ابوسفیان کے ہاتھوں سے ہلاک کرانا چاہتے ہو اس کے لشکری اس مرتبہ اگر تمہیں پا گئے تو تم میں سے کسی کو باقی نہ چھوڑیں گے ہمیں تمہارا اندیشہ ہے تم ہمارے بھائی اور ہمسایہ ہو ہمارے پاس آجاؤ یہ خبر پا کر عبداللہ بن ابی بن سلول منافق اور اس کے ساتھی مومنین کو ابوسفیان اور اس کے ساتھیوں سے ڈرا کر رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ساتھ دینے سے روکنے لگے اور اس میں انھوں نے بہت کوشش کی یہ جس قدر انھوں نے کوشش کی مومنین کا ثبات استقلال اور بڑھتا گیا ف۴۶ ریاکاری اور دکھاوٹ کے لیے ف۴۷ اور امن و غنیمت حاصل ہو ف۴۸ اور یہ کہیں ہمیں زیادہ حصہ دو ہماری ہی وجہ سے تم غالب ہوئے ہو۔ ف۴۹ حقیقت میں اگرچہ انہوں نے زبانوں سے ایمان کا اظہار کیا۔

فَاَحْبَطَ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿۱۹﴾ يَحْسَبُوْنَ

تو اللہ نے ان کے عمل اکارت کر دیئے ف۵۰ اور یہ اللہ کو آسان ہے وہ سمجھ رہے ہیں کہ

الْاَحْزَابَ لَمْ يَذْهَبُوْا ۚ وَاِنْ يَّاْتِ الْاَحْزَابُ يَوَدُّوْا لَوْ اَنَّهُمْ

کافروں کے لشکر ابھی نہ گئے ف۵۱ اور اگر لشکر دوبارہ آئیں تو ان کی ف۵۲ خواہش ہوگی کہ کسی طرح گاؤں

بَادُوْنَ فِى الْاَعْرَابِ يَسْاَلُوْنَ عَنْ اَنْۢبَآئِكُمْ ؕ وَلَوْ كَانُوْا فِيْكُمْ

میں نکل کر ف۵۳ تمہاری خبریں پوچھتے ف۵۴ اور اگر وہ تم میں رہتے جب بھی

مَّا قٰتَلُوْٓا اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۲۰﴾ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ ع ۲ ۱۸

نہ لڑتے مگر تھوڑے ف۵۵ بے شک تمہیں رسول اللہ کی پیروی بہتر ہے ف۵۶ اس کے لیے

حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ

کہ اللہ اور پچھلے دن کی امید رکھتا ہو اور اللہ کو بہت

كَثِيْرًا ؕ ﴿۲۱﴾ وَلَمَّا رَاَ الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ ۙ قَالُوْا هٰذَا مَا وَعَدَنَا

یاد کرے ف۵۷ اور جب مسلمانوں نے کافروں کے لشکر دیکھے بولے یہ ہے وہ جو ہمیں وعدہ دیا تھا

اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَصَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ۫ وَمَا زَادَهُمْ اِلَّاۤ اِيْمَانًا

اللہ اور اس کے رسول نے ف۵۸ اور سچ فرمایا اللہ اور اس کے رسول نے ف۵۹ اور اس سے انہیں نہ بڑھا

وَّتَسْلِيْمًا ؕ ﴿۲۲﴾ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ

مگر ایمان اور اللہ کی رضا پر راضی ہونا مسلمانوں میں کچھ وہ مرد ہیں جنہوں نے سچا کر دیا جو عہد اللہ سے کیا تھا ف۶۰

عَلَيْهِ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ ۖ وَمَا بَدَّلُوْا

تو ان میں کوئی اپنی منت پوری کر چکا ف۶۱ اور کوئی راہ دیکھ رہا ہے ف۶۲ اور وہ ذرا نہ بدلے

تَبْدِيْلًا ﴿۲۳﴾ لِيَجْزِىَ اللّٰهُ الصّٰدِقِيْنَ بِصِدْقِهِمْ وَيُعَذِّبَ

ف۶۳ تاکہ اللہ سچوں کو ان کے سچ کا صلہ دے اور منافقوں کو

الْمُنٰفِقِيْنَ اِنْ شَآءَ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا

عذاب کرے اگر چاہے یا انہیں توبہ دے بے شک اللہ بخشنے والا مہربان

ف۵۰ یعنی چونکہ حقیقت میں وہ مومن نہ تھے اس لیے ان کے تمام ظاہری عمل جہاد وغیرہ سب باطل کر دیئے ف۵۱ یعنی منافقین اپنی بزدلی و نامردی سے ابھی تک یہ سمجھ رہے ہیں کہ کفار قریش وغطفان و یہود وغیرہ ابھی تک میدان چھوڑ کر بھاگے نہیں ہیں اگرچہ حقیقت حال یہ ہے کہ وہ بھاگ چکے ف۵۲ یعنی منافقین کی اپنی نامردی کی باعث یہی آرزو اور ف۵۳ مدینہ طیبہ کے آنے جانیوالوں سے ف۵۴ کہ مسلمانوں کا کیا انجام ہوا کفار کے مقابلہ میں ان کی کیا حالت رہی۔ ف۵۵ ریاکاری اور عذر رکھنے کے لیے تاکہ یہ کہنے کا موقع مل جائے کہ ہم بھی تو تمہارے ساتھ جنگ میں شریک تھے۔

ف۵۶ ان کا اچھی طرح اتباع کرو اور دین الٰہی کی مدد کرو اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ساتھ نہ چھوڑو اور مصائب پر صبر کرو اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنتوں پر چلو یہ بہتر ہے۔

ف۵۷ ہر موقع پر اس کا ذکر کرے خوشی میں بھی سنج میں بھی تنگی میں بھی فراخی میں بھی۔

ف۵۸ کہ تمہیں شدت و بلا پہنچے گی اور تم آزمائش میں ڈالے جاؤ گے اور پہلوں کی طرح تم پر سختیاں آئیں گی اور لشکر جمع ہو ہو کر تم پر ٹوٹیں گے اور انجام کار تم غالب ہوگے اور تمہاری مدد فرمائی جائے گی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَاْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ الآیۃ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ پچھلی نو یا دس راتوں میں لشکر تمہاری طرف آنے والے ہیں۔ جب انھوں نے دیکھا کہ اس میعاد پر لشکر آگئے تو کہا یہ ہے وہ جو ہمیں اللہ اور اس کے رسول نے وعدہ دیا تھا۔

ف۵۹ یعنی جو اس کے وعدے ہیں سب سچے ہیں سب یقیناً واقع ہوں گے ہماری مدد بھی ہوگی ہمیں غلبہ بھی دیا جائے گا اور مکہ مکرمہ اور روم و فارس بھی فتح ہوں گے۔

ف۶۰ حضرت عثمان غنی اور حضرت طلحہ اور حضرت سعید بن زید اور حضرت حمزہ اور حضرت مصعب وغیرہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے نذر کی تھی کہ وہ جب رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کا موقع پائیں گے تو ثابت رہیں گے یہاں تک کہ شہید ہو جائیں ان کی نسبت اس آیت میں ارشاد ہوا کہ انھوں نے اپنا وعدہ سچا کر دیا۔

ف۶۱ جہاد پر ثابت رہا یہاں تک کہ شہید ہو گیا۔ جیسے کہ حضرت حمزہ و مصعب رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

ف۶۲ اور شہادت کا انتظار کر رہا ہے۔ جیسے کہ حضرت عثمان اور حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

ف۶۳ اپنے عہد پر ویسے ہی ثابت قدم رہے شہید ہو جانے والے بھی اور شہادت کا انتظار کرنے والے بھی اس میں ان منافقین اور مریض القلب لوگوں پر تعریض ہے جو اپنے عہد پر قائم نہ رہے۔

رَّحِيمًا ﴿۲۴﴾ وَرَدَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوْا خَيْرًا ۭ

ہے اور اللہ نے کافروں کو ف۶۴ ان کے دلوں کی جلن کے ساتھ پلٹایا اور کچھ بھلا نہ پایا ف۶۵

وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيْزًا ﴿۲۵﴾ ۚ وَ

اور اللہ نے مسلمانوں کو لڑائی کی کفایت فرمادی ف۶۶ اور اللہ زبردست عزت والا ہے اور

اَنْزَلَ الَّذِيْنَ ظَاهَرُوْهُمْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ صَيَاصِيْهِمْ

جن اہل کتاب نے ان کی مدد کی تھی ف۶۷ انھیں ان کے قلعوں سے اتارا ف۱۸

وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ فَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ وَتَاْسِرُوْنَ فَرِيْقًا ﴿۲۶﴾ ۚ

اور ان کے دلوں میں رعب ڈالا اور ان میں ایک گروہ کو تم قتل کرتے ہو ف۶۹ اور ایک گروہ کو قید ف۷۰

وَاَوْرَثَكُمْ اَرْضَهُمْ وَدِيَارَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ وَاَرْضًا لَّمْ تَطَــُٔوْهَا ۭ وَ

اور ہم نے تمہارے ہاتھ لگائے ان کی زمین اور ان کے مکان اور ان کے مال ف۷۱ اور وہ زمین جس پر تم نے ابھی

كَانَ اللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا ﴿۲۷﴾ ع يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ

قدم نہیں رکھا ہے ف۷۲ اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے ۔ اے غیب کی خبریں بتانیوالے (نبی) اپنی بیبیوں سے

اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَ

فرمادے اگر تم دنیا کی زندگی اور اس کی آرائش چاہتی ہو ف۷۳ تو آؤ میں تمہیں مال دوں ف۷۴ اور

اُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ﴿۲۸﴾ وَاِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَ

اچھی طرح چھوڑ دوں ف۷۵ اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول اور آخرت

الدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۲۹﴾

کا گھر چاہتی ہو تو بے شک اللہ نے تمہاری نیکی والیوں کے لیے بڑا اجر تیار کر رکھا ہے۔

يٰنِسَاۗءَ النَّبِيِّ مَنْ يَّاْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ يُّضٰعَفْ

اے نبی کی بی بیو جو تم میں صریح حیا کے خلاف کوئی جرأت کرے ف۷۶ اس پر اور دوں

لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ ۭ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَي اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿۳۰﴾

سے دونا عذاب ہوگا ف۷۷ اور یہ اللہ کو آسان ہے

ف۶۴ یعنی قریش وغطفان وغیرہ کے لشکروں کو جن کا اوپر ذکر ہو چکا ہے ف۶۵ ناکام و نامراد واپس ہوئے ف۶۶ کہ دشمن فرشتوں کی تکبیروں اور ہوا کی سختیوں سے بھاگ نکلے ف۶۷ یعنی بنی قریظہ نے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقابل قریش وغطفان وغیرہ احزاب کی مدد کی تھی ف۶۸ اس میں غزوہ بنی قریظہ کا بیان ہے یہ آخر ذی قعدہ ۴ھ یا ۵ھ میں ہوا جب غزوۂ خندق میں شب کے مخالفین کے لشکر بھاگ گئے جس کا اوپر کی آیت میں ذکر ہو چکا ہے اس شب کی صبح کو رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابہ کرام مدینہ طیبہ میں تشریف لائے اور ہتھیار اتار دیئے اس روز ظہر کے وقت جب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سر مبارک دھویا جا رہا تھا جبریل امین حاضر ہوئے اور انھوں نے عرض کیا کہ حضور نے ہتھیار رکھ دیئے فرشتوں نے چالیس روز سے ہتھیار نہیں رکھے ہیں اللہ تعالیٰ آپ کو بنی قریظہ کی طرف جانے کا حکم فرماتا ہے حضور نے حکم فرمایا کہ ندا کر دی جائے کہ جو فرمانبردار ہو وہ عصر کی نماز نہ پڑھے مگر بنی قریظہ میں جا کر حضور یہ فرما کر روانہ ہو گئے اور مسلمان چلنے شروع ہوئے اور یکے بعد دیگرے حضور کی خدمت میں پہنچتے رہے یہاں تک کہ بعضے حضرات نماز عشا کے بعد پہنچے لیکن انھوں نے اس وقت تک عصر کی نماز نہیں پڑھی تھی کیونکہ حضور نے بنی قریظہ میں پہنچ کر عصر کی نماز پڑھنے کا حکم دیا تھا اس لیے اس روز انھوں نے عصر بعد عشا پڑھی اور اس پر نہ اللہ تعالیٰ نے ان کی گرفت فرمائی نہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لشکر اسلام نے پچیس ۲۵ روز تک بنی قریظہ کا محاصرہ رکھا اس سے وہ تنگ آ گئے اور اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں رعب ڈالا رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ تم میرے حکم پر قلعوں پر اتر و گے انھوں نے انکار کیا تو فرمایا کیا قبیلہ اوس کے سردار سعد بن معاذ کے حکم پر اتر و گے اس پر وہ راضی ہوئے اور سعد بن معاذ کو ان کے بارے میں حکم دینے پر مامور فرمایا حضرت سعد نے حکم دیا کہ مرد قتل کر دیئے جائیں عورتیں اور بچے قید کیے جائیں پھر بازار مدینہ میں خندق کھودی گئی اور وہاں لا کر ان سب کی گردنیں ماری گئیں ان لوگوں میں قبیلہ بنی نضیر کا سردار حیی ابن اخطب اور بنی قریظہ کا سردار کعب بن اسد بھی تھا اور یہ لوگ چھ سو یا سات سو جوان تھے جو گردنیں کاٹ کر خندق میں ڈال دیئے گئے (مدارک و جمل) ف۶۹ یعنی مقاتلین کو ف۷۰ عورتوں اور بچوں کو ف۷۱ نقد اور سامان اور مویشی سب مسلمانوں کے قبضہ میں آئیں ف۷۲ اس زمین سے مراد خیبر ہے جو فتح قریظہ کے بعد مسلمانوں کے قبضہ میں آیا یا وہ ہر زمین مراد ہے جو قیامت تک فتح ہو کر مسلمانوں کے قبضہ میں آنیوالی ہے ف۷۳ یعنی اگر تمھیں مال کثیر اور اسباب عیش درکار ہے شان نزول سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات نے آپ سے دنیوی سامان طلب کیے اور نفقہ میں زیادتی کی درخواست کی یہاں تو کمال زہد تھا سامان دنیا اور اس کا جمع کرنا گوارا ہی نہ تھا اس لیے یہ خاطر اقدس پر گراں ہوا اور یہ آیت نازل ہوئی اور ازواج مطہرات کو تخییر دی گئی اس وقت حضور کی نو بیبیاں تھیں پانچ قریشیہ حضرت عائشہ بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ حفصہ بنت فاروق ام حبیبہ بنت ابی سفیان ام سلمہ بنت ابی امیہ سودہ بنت زمعہ اور چار غیر قریشیہ زینب بنت جحش اسدیہ میمونہ بنت حارث ہلالیہ صفیہ بنت حیی بن اخطب خیبریہ جویریہ بنت حارث مصطلقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہن سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سب سے پہلے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو یہ آیت سنا کر اختیار دیا اور فرمایا کہ جلدی نہ کرو اپنے والدین سے مشورہ کر کے جو رائے ہو اس پر عمل کرو انھوں نے عرض کیا حضور کے معاملہ میں مشورہ کیسا میں اللہ کو اور اس کے رسول کو اور دار آخرت کو چاہتی ہوں اور باقی ازواج نے بھی یہی جواب دیا مسئلہ جس عورت کو اختیار دیا جائے وہ اگر اپنے زوج کو اختیار کرے تو طلاق واقع نہیں ہوتی اور اگر اپنے نفس کو اختیار کرے تو ہمارے نزدیک طلاق بائن واقع ہوتی ہے۔ ف۷۴ جس عورت کے ساتھ بعد نکاح دخول یا خلوت صحیحہ ہوئی ہو اس کو طلاق دی جائے تو کچھ سامان دینا مستحب ہے اور وہ سامان تین کپڑوں کا جوڑا ہوتا ہے یہاں مال سے وہی مراد ہے مسئلہ جس عورت کا مہر مقرر نہ کیا گیا ہو اس کو قبل دخول طلاق دی تو یہ جوڑا دینا واجب ہے ف۷۵ بغیر کسی ضرر کے۔ ف۷۶ جیسے کہ شوہر کی اطاعت میں کوتاہی کرنا اور اس کے ساتھ کج خلقی سے پیش آنا کیونکہ بدکاری سے تو اللہ تعالیٰ انبیاء کی بیبیوں کو پاک رکھتا ہے ف۷۷ کیونکہ جس شخص کی فضیلت زیادہ ہوتی ہے اس سے اگر قصور واقع ہو تو وہ قصور بھی دوسروں کے قصور سے زیادہ سخت قرار دیا جاتا ہے مسئلہ اسی لیے عالم کا گناہ جاہل کے گناہ سے زیادہ قبیح ہوتا ہے اور اسی لیے آزادوں کی سزا شریعت میں غلاموں سے زیادہ مقرر ہے اور نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیبیاں تمام جہان کی عورتوں سے زیادہ فضیلت رکھتی ہیں اس لیے ان کی ادنیٰ بات سخت گرفت کے قابل ہے فائدہ لفظ فاحشہ جب معرفہ ہو کر وارد ہو تو اس سے زنا اور لواطت مراد ہوتی ہے اور اگر نکرہ غیر موصوفہ ہو کر لایا جائے تو اس سے تمام گناہ مراد ہوتے ہیں اور جب موصوف ہو کر وارد ہو تو اس سے شوہر کی نافرمانی اور فساد معشرت مراد ہوتا ہے اس آیت میں نکرہ موصوفہ ہے اسی لیے اس سے شوہر کی اطاعت میں کوتاہی اور کج خلقی مراد ہے جیسا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے منقول ہے۔ (جمل وغیرہ)